An International Journal of ISLAMIC AND SOCIAL SCIENCES

ISLAMICUS

PAKISTAN ISLAMICUS

(An International Journal of Islamic and Social Sciences)

Volume: 04, Issue: 04, October-December 2024, Pages: 01-16

Journal Website: https://pakistanislamicus.com/index.php/home

Publisher Website: https://www.mircpk.net

MUSLIM INTELLECTUALS Research Center Multan-Pakistan

ٹرانس جینڈر ایکٹ 2018ءاور خنثیٰ کے حقوق کا تحقیقی جائزہ

THE TRANSGENDER ACT 2018 AND THE RIGHTS OF INTERSEX INDIVIDUALS (KHUNSA): A RESEARCH ANALYSIS

Dr Umair Mahmood Siddiqui[1].

[1]Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Karachi, Sindh, Pakistan.

HEC "Y" Category

HJRS HEC Journal Recognition System

ARTICLE INFO

Article History:

Received: September 06, 2024

Revised: October 01, 2024

Accepted: October 03, 2024

Available Online: October 05, 2024

Keywords:

Transgender Protection Act & Rights

Gender Self-Identification

Gender Reassignment Surgery

Federal Shariat Court

Council of Islamic Ideology

Funding:

This research journal (PIIJISS) doesn't receive any specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

Copyrights:

Copyright Muslim Intellectuals Research Center. All Rights Reserved © 2021. This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

ABSTRACT

In 2018, Pakistan enacted the Transgender Protection Act, a landmark legislation aimed at recognizing and protecting the rights of transgender individuals. This Act granted transgender persons the authority to self-identify their gender and legally change it, compelling all governmental bodies, including NADRA, to update their identification documents accordingly. The Act categorized transgender individuals into three groups: intersex persons (those with both male and female genetic traits or ambiguous gender at birth), individuals who undergo gender reassignment surgery, and those who identify differently from their birth-assigned gender. However, the Council of Islamic Ideology and the Federal Shariat Court opposed the Act, deeming it un-Islamic and contradictory to Quranic principles. In 2023, the Federal Shariat Court officially rejected the Transgender Protection Act of 2018. The Act's definitions of transgender, intersex, and related terms, along with its provisions for gender transition, sparked controversy and ambiguity concerning their compliance with Shariah law. This controversy highlighted the urgent need to clarify these matters in accordance with Islamic jurisprudence and to elucidate the relevant religious guidelines. In my article, I will address and clarify these issues, providing a detailed analysis of the Act's provisions and their implications in light of Islamic teachings, thereby offering a comprehensive understanding of this complex and sensitive topic. Additionally, the debate underscored broader social and cultural challenges in integrating modern legal frameworks with traditional religious beliefs, emphasizing the complexity of legislating human rights in a diverse society.

Corresponding Author's Email: umairms@uok.edu.pk

پس منظر اور تعارف

۲۰۱۸ء میں ٹرانس جینڈر پروٹیکشن ایکٹ کے عنوان سے پاکستان میں خواجہ سراؤں کے حقوق اور اختیارات کے تعین کے لیے قانون سازی کی کوشش کی گئی جس کے مطابق انہیں یہ اختیار دیا گیا کہ وہ نہ صرف یہ کہ اپنی جنس کا خود تعین کر سکتے ہیں بلکہ اسے تبدیل بھی کروا سکتے ہیں۔اس قانون کے تحت تمام تر سرکاری اداروں بشمول نادرا کو اس بات کا پابند بنایا گیا کہ خواجہ سراؤں کے تعین کے مطابق ہی ان کے شناختی کارڈ، ڈرائیونگ لائسنس اور پاسپورٹ وغیرہ پر ان کی جنس کو درج کیا جائے۔اس ایکٹ میں خواجہ سراؤں کی تعریف بیان کرتے ہوئے تین طرح کے افراد کو خواجہ سرا قرار دیا گیا۔ ا۔انٹر سیکس: یعنی جن میں مردوں اور عورتوں دونوں کی جنیاتی خصوصیات شامل ہوں یا جن میں پیدائشی طور پر ابہام جنس موجود ہو۔

۲۔ جنس تبدیل کروانے والے: جیسے وہ افراد جو پیدائشی طور پر حیاتیاتی مرد ہوں لیکن بعد میں اپنے ذاتی تعین کی بنیاد پر اپنی جنس بظاہر تبدیل کروالیں۔ ۳۔ اپنی پیدائشی جنس کے برخلاف خود کو الگ محسوس کرنے والے: یہ وہ افراد ہیں جو اپنی پیدائشی جنس کے خلاف خود کو ایک الگ جنس سمجھتے ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل اور وفاقی شرعی عدالت نے ٹرانس جینڈر ایکٹ ۲۰۱۸ء کو غیر اسلامی اور قرآن و سنت سے متصادم قرار دیا۔ ٹرانس جینڈر ایکٹ اور اس کے رولز کے مندرجات بالخصوص ٹرانس جینڈر، خواجہ سرا، مخنث اور خنثیٰ کی تعریفات و حقوق اور تبدیلی جنس کے حوالے سے احکام شرع کے بیان میں ابہام پیدا ہوا اسی لیے یہ ضرورت شدت سے محسوس کی گئی کہ اس مسئلہ کی وضاحت کے ساتھ شرعی احکامات کو بیان کر دیا جائے۔

مخنث اور قرآن کریم

اللہ رب العزت نے انسانوں کو ایک مرد و عورت سے تخلیق فرمایا ہے اور انہی دو جنسوں میں انسانوں کو تقسیم فرمایا ہے لہذا کسی تیسری جنس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾(النساء:١)

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہاری پیدائش (کی ابتداء) ایک جان سے کی پھر اسی سے اس کا جوڑ پیدا فرمایا پھر ان دونوں میں سے بکثرت مردوں اور عورتوں (کی تخلیق) کو پھیلا دیا، اور ڈرو اس اللہ سے جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابتوں (میں بھی تقوٰی اختیار کرو)، بیشک اللہ تم پر نگہبان ہے"۔

شمس الائمہ حضرت امام سرخسی فرماتے ہیں:

"اعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ بَنِي آدَمَ ذُكُورًا وَ إِنَاثًا، كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً﴾(النساء:١). وَقَالَ تَعَالَى: ﴿يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُورَ﴾(الشورى:٤٩). ثُمَّ بَيَّنَ حُكْمَ الذُّكُورِ وَحُكْمَ الْإِنَاثِ فِي كِتَابِهِ، وَلَمْ يُبَيِّنْ حُكْمَ شَخْصٍ هُوَ ذَكَرٌ وَ أُنْثَى، فَعَرَفْنَا بِذَلِكَ أَنَّهُ لَا يُجْمَعُ الْوَصْفَانِ فِي شَخْصٍ وَاحِدٍ، وَكَيْف يَجْتَمِعَانِ وَبَيْنَهُمَا مُغَايَرَةٌ عَلَى سَبِيلِ الْمُضَادَّةِ".(1)

"یہ جان لیجئے کہ اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو نر اور مادہ کی صورت پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں (دنیا میں) پھیلا دیئے (سورۃ النساء:۱)۔ اور اللہ تعالی فرماتے ہیں: وہ جس کو چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے (سورۃ الشوریٰ:۴۹)۔ پھر اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں لڑکے اور لڑکی کا حکم تو بیان کیا، لیکن ایسے شخص کا حکم بیان نہیں کیا جو لڑکا اور لڑکی دونوں ہو۔ لہذا اس سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ یہ دونوں وصف ایک ہی شخص میں جمع نہیں ہو سکتے، اور جمع ہو بھی کیسے سکتے ہیں جبکہ ان دونوں میں ایسا اختلاف ہے جس کی بنیاد تضاد پر ہے"۔

امام سرخسی کے اس استدلال سے یہ بات واضح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کسی ایک بھی ایسے شخص کے لیے شرعی حکم بیان نہیں فرمایا جو بیک وقت مرد بھی ہو اور عورت بھی۔ جو بیک وقت بحیثیت عورت بچہ جننے کی صلاحیت بھی رکھتا ہو اور ساتھ مردانہ عضو مخصوص کے ساتھ کسی عورت کو حاملہ بھی کر سکتا ہو۔ تیسری جنس سے متعلق یہ ایک عمومی غلط فہمی ہے جس کا دور ہونا ضروری ہے۔

ایک اہم سوال کا جواب:

بعض افراد کی طرف سے یہ اشکال پیش کیا جاتا ہے کہ سورۃ الشوریٰ میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے: **﴿أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَ إِنَاثًا﴾** اور اس کا معنی وہ یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ لڑکے اور لڑکی کی جنس کو ملا کر ایک تیسری جنس کی اولاد عطا فرماتا ہے۔ سورۃ الشوریٰ میں ہے:

﴿لِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ يَهَبُ لِمَن يَشَاءُ إِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَن يَشَاءُ الذُّكُورَ أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا ۖ وَيَجْعَلُ مَن يَشَاءُ عَقِيمًا ۚ إِنَّهُ عَلِيمٌ قَدِيرٌ﴾(الشورى:٥٠-٤٩)

"اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، وہ جو چاہتا ہے پیدا فرماتا ہے، جسے چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے لڑکے بخشتا ہے۔ یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں (دونوں) جمع فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے بانجھ ہی بنا دیتا ہے، بیشک وہ خوب جاننے والا بڑی قدرت والا ہے"۔

ہم اس سے قبل امام سرخسی کی تحقیق کی روشنی میں یہ واضح کر چکے ہیں کہ یہ ممکن نہیں کہ بیک وقت ایک شخص میں مکمل مرد اور مکمل عورت ہونے کی تمام تر صفات ہوں کہ بیک وقت وہ بحیثیت مرد عورت کو حاملہ بھی کرے اور خود بحیثیت عورت بچہ بھی جنے۔ جہاں تک اس آیت مبارکہ کا تعلق ہے تو اس کی مراد کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں:

حضرت امام مجاہد فرماتے ہیں:

"عَنْ مُجَاهِدٍ، فِي قَوْلِهِ: ﴿أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا﴾(الشورى:٥٠) يَقُولُ: يُخْلَطُ بَيْنَهُمْ بِالتَّزْوِيجِ، يَقُولُ: تَلِدُ الْمَرْأَةُ غُلَامًا، ثُمَّ تَلِدُ جَارِيَةً، ثُمَّ تَلِدُ غُلَامًا، ثُمَّ تَلِدُ جَارِيَةً".(2)

"امام مجاہد سے مروی ہے کہ وہ اللہ تعالی کے اس ارشاد: یا پھر ان کو ملا جلا کر لڑکے بھی

دیتا ہے اور لڑکیاں بھی(سورۃالشوریٰ:۵۰) کے متعلق فرماتے ہیں کہ: انہیں ملا جلا کر کے لڑکے اور لڑکی دونوں اوپر تلے دیئے جائیں۔وہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے: عورت پہلے لڑکے کو جنے پھر لڑکی کو جنے، پھر لڑکے کو جنے پھر لڑکی کو جنے"۔

حضرت امام طبری\فرماتے ہیں:

"تلد المرأة ذكرا مرّة و أنثى مرّة".[3]

"عورت کبھی لڑکا جنے اور کبھی لڑکی جنے"۔

حضرت امام ابو منصور ماتریدی فرماتے ہیں:

"التزويج: هو الجمع بين الشكلين والمتماثلين في الحقيقة، وقد يسمى التزويج بين المتضادين مجازًا -والله أعلم-، فيكون معنى قوله: ﴿أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا﴾ أي: يقرن ويجمع بين الإناث والذكور، فيهب له من النوعين جميعًا حالة واحدة.

وقَالَ الْقُتَبِيُّ: ﴿أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا﴾ أي: يجعل بعضهم بنين وبعضهم بنات، تقول العرب: "زوجت أهلي": إذا قرنت بعضها ببعض، و"زوجت الكبار بالصغار": إذا قرنت كبيرًا بصغير".[4]

"""تزویج"کا معنی یہ ہے کہ دو شکلوں اور دو باہم ایک جیسی چیزوں کو حقیقتاً جمع کرنا۔اور کبھی متضاد چیزوں کو آپس میں جمع کرنے کو بھی مجازاً تزویج کہہ دیا جاتا ہے۔واللہ اعلم۔ لہذا اب اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: ﴿أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا﴾ کا مطلب یہ ہوگا کہ لڑکا اور لڑکی کو ملا کر جمع کیا جائے اس طور پر کہ اللہ تعالیٰ اسے ایک ہی وقت میں دونوں قسم کی اولاد اکھٹے عطا کرے۔ اور امام قتبی فرماتے ہیں: ﴿أَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَإِنَاثًا﴾ کا مطلب یہ ہے کہ بعض اولاد بیٹوں کی صورت کر دی جائے اور بعض بیٹیوں کی صورت میں کر دی جائے۔ عرب لوگ "زوجت أهلي" اس وقت کہتے ہیں جب عورت بعض اولاد کو بعض کے ساتھ ملا کر جنے۔اور "زوجت الکبار بالصغار" اس وقت کہتے ہیں جب عورت بڑے بچے کو چھوٹے بچے کے ساتھ ملادے"۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ اس آیت میں "تزویج" سے مراد یہ ہے کہ اللہ رب کریم کسی کو ایک ہی وقت میں بیٹے اور بیٹیاں ایک ساتھ یعنی جڑواں عطا فرمادیتا ہے اور اس کی شان یہ ہے کہ وہ بعض کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا فرماتا ہے کہ عورت کے ہاں بیٹے یا بیٹی کے بعد پھر مخالف جنس کی ولادت ہوتی ہے۔اس سے ہر گز یہ مراد نہیں کہ کسی کے ہاں کوئی ایسا انسان بھی پیدا ہوتا ہے جو بیک وقت مکمل مرد اور مکمل عورت بھی ہو۔

قرآن مجید میں ایک مقام پر ان مردوں کا ذکر ہے جو مخنث ہوں اور انہیں عورتوں کی احتیاج نہ ہو۔ایسے مردوں کو﴿أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ﴾ کہا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

﴿وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ ۚ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾(النور:۳۱)

"اور آپ مومن عورتوں سے فرما دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش و زیبائش کو ظاہر نہ کیا کریں سوائے (اسی حصہ) کے جو اس میں سے خود ظاہر ہوتا ہے اور وہ اپنے سروں پر اوڑھے ہوئے دوپٹے (اور چادریں) اپنے گریبانوں اور سینوں پر (بھی) ڈالے رہا کریں اور وہ اپنے بناؤ سنگھار کو (کسی پر) ظاہر نہ کیا کریں سوائے اپنے شوہروں کے باپ دادا کے یا اپنے بیٹوں یا اپنے شوہروں کے بیٹوں کے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی (ہم مذہب، مسلمان) عورتوں یا اپنی مملوکہ باندیوں کے **یا مردوں میں سے وہ خدمت گار جو خواہش و شہوت سے خالی ہوں** یا وہ بچے جو (کم سنی کے باعث ابھی) عورتوں کی پردہ والی چیزوں سے آگاہ نہیں ہوئے (یہ بھی مستثنیٰ ہیں) اور نہ (چلتے ہوئے) اپنے پاؤں (زمین پر اس طرح) مارا کریں کہ (پیروں کی جھنکار سے) ان کا وہ سنگھار معلوم ہو جائے جسے وہ (حکمِ شریعت سے) پوشیدہ کئے ہوئے ہیں، اور تم سب کے سب اللہ کے حضور توبہ کرو اے مومنو! تاکہ تم (ان احکام پر عمل پیرا ہو کر) فلاح پا جاؤ"۔

قابل توجہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح کے مردوں کا ذکر حجاب کے احکامات کے تناظر میں فرمایا ہے، جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اگرچہ ان سے مرد ہونے کے سبب مردوں کی شادی تو نہیں ہو سکتی کیونکہ قرآن نے انہیں تیسری جنس نہیں بلکہ مرد ہی شمار کیا ہے تاہم حجاب کے احکامات میں ان کے لیے نرمی رکھی گئی ہے۔

حضرت امام ابو منصور ماتریدی اس گروہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"وقال الحسن: ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ﴾هم المخنثون؛ روي عن عائشة قالت: كان يدخل على أزواج النبيﷺ مخنث، وكانوا يعدونه من غير أولي الإربة، قالت: فدخل النبي ذات يوم وهو ينعت امرأة، فقال: "لا أرى هذا يعلم ما هاهنا؛ لا يدخلن عليكم"؛ فحجبوه.
وعن أم سلمة: أن النبيﷺ دخل عليها وعندها مخنث، فأقبل على أخي أم سلمةفقال: يا عبد الله، إن فتح الله لكم غدًا الطائف دللتك على بنت غيلان، فإنها تقبل بأربع وتدبر بثمان، فقال: "لا أرى هذا يعرف ما هاهنا؛ لا يدخلن عليكم".[5]

"اور حضرت حسن فرماتے ہیں کہ ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ﴾ سے مراد خنثی ہیں۔ حضرت عائشہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس ایک خنثی آتا تھا، جبکہ لوگ اسے غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ میں شمار کرتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ ایک دن وہ خنثی کسی عورت کی صفات بیان کر رہا تھا کہ اس دوران نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میرا نہیں خیال تھا کہ جو کچھ یہاں ہو رہا سب اسے معلوم ہے، یہ ہر گز دوبارہ تمہارے پاس نہ آنے پائے"۔ چنانچہ لوگوں نے اسے آنے سے روک دیا۔

اور حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے جبکہ ان کے یہاں ایک خنثی بھی آیا ہوا تھا، تو وہ خنثی حضرت ام سلمہ کے بھائی کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا: اے عبداللہ! اگر کل کو اللہ نے تمہیں طائف کی فتح نصیب فرما دی تو میں نے تمہیں غیلان کی بیٹی کا بتانا ہے کیونکہ وہ چار کے ساتھ آتی ہے اور آٹھ کے ساتھ واپس جاتی ہے۔ اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا: "میرا نہیں خیال تھا کہ جو کچھ یہاں ہو رہا سب یہ جانتا ہے، یہ ہر گز دوبارہ تمہارے پاس نہ آنے پائے"۔

حضرت امام فخر الدین رازی ان کے بارے میں لکھتے ہیں:

"قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ﴾ وَفِيهِ مَسَائِلُ:

المسألة الْأُولَى: قِيلَ: هُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَكُمْ لِيَنَالُوا مِنْ فَضْلِ طَعَامِكُمْ، وَلَا حَاجَةَ بِهِمْ إِلَى النِّسَاءِ؛ لِأَنَّهُمْ بُلْهٌ لَا يَعْرِفُونَ مِنْ أَمْرِهِنَّ شَيْئًا...فَأَبَاحَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ دُخُولَ الْمُخَنَّثِ عَلَيْهِنَّ حِينَ ظَنَّ أَنَّهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ، فَلَمَّا عَلِمَ أَنَّهُ يَعْرِفُ أَحْوَالَ النِّسَاءِ وَأَوْصَافَهُنَّ عَلِمَ أَنَّهُ مِنْ أُولِي الْإِرْبَةِ فَحَجَبَهُ...المسألة الثَّانِيَةُ: الْإِرْبَةُ: الْفِعْلَةُ مِنَ الْأَرَبِ كَالْمِشْيَةِ وَالْجِلْسَةِ مِنَ الْمَشْيِ وَالْجُلُوسِ. وَالْأَرَبُ: الْحَاجَةُ وَالْوُلُوعُ بِالشَّيْءِ وَالشَّهْوَةُ لَهُ. وَالْإِرْبَةُ: الْحَاجَةُ فِي النِّسَاءِ، وَالْإِرْبَةُ: الْعَقْلُ. وَمِنْهُ الْأَرِيبُ". (6)

"اللہ تعالی کے اس ارشاد: ﴿أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ﴾ میں چند مسائل مذکور ہیں:

پہلا مسئلہ: کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمہارے پیچھے پیچھے اس لئے رہتے ہوں تاکہ تمہارا بچا ہوا کھانا حاصل کر لیں، اور انہیں عورتوں کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اس لئے کہ وہ کند ذہن ہوتے ہیں عورتوں کے معاملات سے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ اسی لئے آپ ﷺ نے ازواج مطہرات کے یہاں خنثی کے آنے کو مباح قرار دیا کیونکہ آپ ﷺ کا خیال یہ تھا کہ یہ بھی ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ میں سے ہے۔ پھر جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ یہ عورتوں کے احوال و اوصاف جانتا ہے تو آپ یہ جان گئے کہ یہ تو ﴿أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ میں سے ہے، لہذا آپ ﷺ نے اسے آنے سے روک دیا۔

دوسرا مسئلہ: "الإِربَة" یہ "فِعْلَة" کے وزن پر "الأَرَب" سے ماخوذ ہے، جیسے "المِشْيَة" اور "الجِلْسَة" یہ "ال-مَشْي" اور "الجُلُوس" سے ماخوذ ہیں۔ اور "الأَرَب" کا معنی ہے: "کسی چیز کی ضرورت، اس کا اشتیاق اور خواہش کا ہونا"۔ اور "الإِربَة" کا معنی ہے: "عورتوں کی طرف حاجت ہونا"۔ اور "الإِربَة" کے معنی "عقل" کے بھی آتے ہیں، اسی سے "الأَرِيب" "عقل مند" کو کہتے ہیں"۔

حضرت امام ابو بکر جصاص رازی فرماتے ہیں:

"فأباح النبيﷺ دُخُولَ الْمُخَنَّثِ عَلَيْهِنَّ حِينَ ظَنَّ أَنَّهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ فَلَمَّا عَلِمَ أَنَّهُ يَعْرِفُ أَحْوَالَ النِّسَاءِ وَأَوْصَافَهُنَّ عَلِمَ أَنَّهُ مِنْ أُولِي الْإِرْبَةِ فَحَجَبَهُ". (7)

"چنانچہ آپ ﷺ نے ازواج مطہرات کے یہاں خنثی کے آنے کو اس وقت مباح قرار دیا جب آپ ﷺ کا خیال یہ تھا کہ یہ ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ میں شامل ہے۔ پھر جب آپ ﷺ کو معلوم ہوا کہ یہ تو عورتوں کے احوال و اوصاف جانتا ہے تو آپ ﷺ جان گئے کہ یہ ﴿أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ میں داخل ہے، لہذا آپ ﷺ نے اسے آنے سے روک دیا"۔

تفسیر ابن کثیر میں ہے:

"وَقَالَ عِكْرِمَةُ: هُوَ المخَنَّث الَّذِي لا يَقُومُ زُبُّه. وَكَذَلِكَ قَالَ غَيْرُوَاحِدٍ مِنَ السَّلَفِ.

وَفِي الصَّحِيحِ عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ يدخل على أهل رَسُولِ اللَّهِﷺ، وَكَانُوا يعدونه من غير أولي الإربة، فدخل النبيﷺ وَهُوَ يَنعت امْرَأَةً: يَقُولُ إِنَّهَا إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِﷺ: "لَا أَرَى هَذَا يَعْلَمُ مَا هَاهُنَا، لَا يدخلَن عليكُن" فَأَخْرَجَهُ، فَكَانَ بِالْبَيْدَاءِ يَدْخُلُ يَوْمَ كُلِّ جُمُعَةٍ يَسْتَطْعِمُ.

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِﷺ وَعِنْدَهَا مُخَنَّثٌ، وَعِنْدَهَا أَخُوهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ وَالْمُخَنَّثُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا، فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غَيْلَانَ، فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ. قَالَ: فَسَمِعَهُ رسول اللهﷺ فقال لِأُمِّ سَلَمَةَ: "لَايَدْخُلَنَّ هَذَا عَلَيْكِ". أَخْرَجَاهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ، مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِهِ.

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَجُلٌ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّﷺ مُخَنَّثٌ، وَكَانُوا يَعُدّونه مِنْ غير أولي الإربة، فدخل النبيﷺ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً، فَقَالَ: إِنَّهَا إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ، وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ. فَقَالَ النَّبِيُّﷺ: "أَلَا أَرَى هَذَا يَعْلَمُ مَا هَاهُنَا؟ لَا يدخلَنَّ عَلَيْكُمْ هَذَا" فَحَجَبُوهُ.

وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ مِنْ طَرِيقِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، بِهِ". (8)

"اور حضرت عکرمہ فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ خنثی ہے جس کا آلہ تناسل کھڑا نہ ہوتا ہو۔ اور یہی رائے سلف میں سے ایک سے زائد حضرات کی ہے۔

اور صحیح بخاری میں امام زہری کی حدیث(عن عروة عن عائشة کے طریق سے)کا یہ حصہ موجود ہے کہ ایک خنثی آپ ﷺ کے گھر والوں کے پاس آیا کرتا تھا،اور گھر والے اسے ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ میں شمار کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ ﷺ تشریف لائے تو وہ خنثی ایک عورت کی صفات بتارہا تھااور اس عورت سے متعلق کہہ رہا تھا کہ وہ جب آتی ہے تو چار کے ساتھ آتی ہے،اور جب پیٹھ پھیر کر جاتی ہے تو آٹھ کے ساتھ واپس جاتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میرا نہیں خیال تھا کہ جو کچھ یہاں ہو رہا سب یہ جانتا ہے، یہ ہر گز دوبارہ تمہارے پاس نہ آنے پائے"۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے باہر نکال دیا۔ پھر وہ کسی صحرا میں رہنے لگااور ہر جمعہ کے دن کھانا مانگنے کے لئے آتا۔

ام سلمہ فرماتی ہیں: نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے جبکہ ان کے یہاں ایک خنثی آیا ہوا تھااور ان کے بھائی عبد اللہ بن امیہ بھی ان کے یہاں موجود تھے۔ اور وہ خنثی عبد اللہ سے کہہ رہا تھا: اے عبد اللہ بن امیہ! اگر کل کو اللہ نے تمہیں طائف کی فتح نصیب فرمادی تو میں نے تمہیں غیلان کی بیٹی کا بتانا ہے کیوں کہ وہ چار کے ساتھ آتی ہے اور آٹھ کے ساتھ واپس جاتی ہے۔ عبد اللہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ سنا تو آپ ﷺ نے حضرت ام سلمہ سے فرمایا: "آپ کے پاس یہ دوبارہ ہر گز نہ آئے"۔ اس حدیث کو شیخین نے اپنی صحیحین میں ہشام بن عروہ کے طریق سے اسی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں: ایک خنثی مرد آپ ﷺ کی ازواج کے پاس آتا تھا،اور لوگ اسے ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ میں شمار کرتے تھے،ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے جبکہ وہ خنثی آپ ﷺ کی ازواج میں سے کسی کے پاس بیٹھا ایک عورت کی صفات بیان کر رہا تھا،اور کہہ رہا تھا کہ وہ عورت جب آتی ہے تو چار کے ساتھ آتی ہے،اور جب وہ واپس جاتی ہے تو آٹھ کے ساتھ واپس جاتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں اس سے متعلق یہ رائے نہ رکھوں کہ جو کچھ یہاں ہو رہا سب یہ جانتا ہے؟ یہ ہر گز دوبارہ تمہارے پاس نہ آنے پائے"۔ چنانچہ لوگوں نے اسے دوبارہ آنے سے روک دیا۔

اس حدیث کو امام مسلم،امام داؤد،امام نسائی نے بھی عبد الرزاق کے طریق سے اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے"۔

حضرت امام سرخسی المبسوط میں فرماتے ہیں:

"نُقِلَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: الْخُصَى مُثْلَةٌ فَلَا يُبِيحُ مَا كَانَ مُحَرَّمًا قَبْلَهُ. وَلِأَنَّ الْخَصِيَّ فِي الْأَحْكَامِ مِنَ الشَّهَادَاتِ وَالْمَوَارِيثِ كَالْفَحْلِ، وَقَطْعُ تِلْكَ الْآلَةِ مِنْهُ كَقَطْعِ عُضْوٍ آخَرَ، وَمَعْنَى الْفِتْنَةِ لَا يَنْعَدِمُ، فَالْخَصِيُّ قَدْ يُجَامِعُ، وَقَدْ قِيلَ: هُوَ أَشَدُّ النَّاسِ جِمَاعًا؛ فَإِنَّهُ لَا تَفْتُرُ آلَتُهُ بِالْإِنْزَالِ، وَكَذَلِكَ الْمَجْبُوبُ؛ لِأَنَّهُ قَدْ يَسْتَحِقُّ فَيُنْزِلُ.

وَإِنْ كَانَ مَجْبُوبًا قَدْ جَفَّ مَاؤُهُ فَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ مَشَايِخِنَا فِي حَقِّهِ بِالِاخْتِلَاطِ بِالنِّسَاءِ؛ لِوُقُوعِ الْأَمْنِ مِنَ الْفِتْنَةِ. وَالْأَصَحُّ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ ذَلِكَ، وَمَنْ رَخَّصَ فِيهِ تَأَوَّلَ قَوْله تَعَالَى: ﴿أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ﴾(النور:٣١) . وَبَيَّنَ أَهْلُ التَّفْسِيرِ كَلَامًا فِي مَعْنَى هَذَا، فَقِيلَ: هُوَ الْمَجْبُوبُ الَّذِي جَفَّ مَاؤُهُ. وَقِيلَ: هُوَ الْمُخَنَّثُ الَّذِي لَا يَشْتَهِي النِّسَاءَ. وَالْكَلَامُ فِي الْمُخَنَّثِ عِنْدَنَا أَنَّهُ إذَا كَانَ مُخَنَّثًا فِي الرَّدَى مِنْ الْأَفْعَالِ فَهُوَ كَغَيْرِهِ مِنْ الرِّجَالِ، بَلْ مِنَ الْفُسَّاقِ يُنَحَّى عَنِ النِّسَاءِ. وَأَمَّا مَنْ كَانَ فِي أَعْضَائِهِ لِينٌ وَفِي لِسَانِهِ تَكَسُّرٌ بِأَصْلِ الْخِلْقَةِ وَلَا يَشْتَهِي النِّسَاءَ وَلَا يَكُونُ مُخَنَّثًا فِي الرَّدَى مِنْ الْأَفْعَالِ فَقَدْ رَخَّصَ بَعْضُ مَشَايِخِنَا فِي تَرْكِ مِثْلِهِ مَعَ النِّسَاءِ؛ لِمَا رُوِيَ: "أَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ يَدْخُلُ بَعْضَ بُيُوتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى سَمِعَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَةً فَاحِشَةً قَالَ لِعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ: لَئِنْ فَتَحَ اللَّهُ الطَّائِفَ عَلَى رَسُولِهِ لَأَدُلَّنَّكَ عَلَى مَاوِيَةَ بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ، فَقَالَ ﷺ: "مَا كُنْت أَعْلَمُ أَنَّهُ يَعْرِفُ مِثْلَ هَذَا، أَخْرِجُوهُ". وَقِيلَ: الْمُرَادُ بِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَوْ التَّابِعِينَ﴾(النور:٣١) الْأَبْلَهُ الَّذِي لَا يَدْرِي مَا يَصْنَعُ بِالنِّسَاءِ إنَّمَا هَمُّهُ بَطْنُهُ، وَفِي هَذَا كَلَامٌ عِنْدَنَا فَقِيلَ: إذَا كَانَ شَابًّا يُنَحَّى عَنْ النِّسَاءِ، وَإِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ إذَا كَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ مَاتَتْ شَهْوَتُهُ فَحِينَئِذٍ يُرَخَّصُ فِي ذَلِكَ، وَالْأَصَحُّ أَنْ نَقُولَ: قَوْله تَعَالَى: ﴿أَوْ التَّابِعِينَ﴾(النور:٣١) مِنْ الْمُتَشَابِهِ، وقَوْله تَعَالَى: ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا﴾(النور:٣٠) مُحْكَمٌ، فَنَأْخُذُ بِالْمُحْكَمِ فَنَقُولُ: كُلُّ مَنْ كَانَ مِنَ الرِّجَالِ فَلَا يَحِلُّ لَهَا أَنْ تُبْدِيَ مَوْضِعَ الزِّينَةِ الْبَاطِنَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَنْظُرَ إلَيْهَا إلَّا أَنْ يَكُونَ صَغِيرًا، فَحِينَئِذٍ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ؛ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿أَوْ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ﴾(النور:٣١) ".[9]

"حضرت عائشہ سے نقل کیا گیا ہے فرماتی ہیں: خصی ہونا ایک طرح کا مثلہ ہی ہے، لہذا یہ پہلے سے حرام شدہ چیز کو مباح نہیں کرسکے گا۔ اور یہ اس لئے بھی کہ خصی مرد گواہی اور میراث کے احکام میں عام مرد کی طرح ہی ہے،اور اس کے آلۂ تناسل کو کاٹنا کسی اور عضو کے کاٹنے کے مانند ہی ہے،اور فتنہ کا معنی سرے سے یہاں ختم نہیں ہوتا، لہذا خصی کبھی جماع بھی کرلیتا ہے،اور یہاں تک کہا گیا ہے کہ وہ لوگوں میں سب سے سخت جماع کرنے والا ہے،اس لئے کہ انزال کی وجہ سے اس کا آلۂ تناسل ڈھیلا نہیں پڑتا۔ اور یہی حکم اس شخص کا بھی ہے جس کا آلۂ تناسل کٹا ہوا ہو اس لئے کہ وہ (بھی عورت کی) طلب رکھتا ہے اور اسے انزال بھی ہوتا ہے۔

اور اگر مقطوع الذکر ایسا ہو کہ اس کا پانی ہی ختم ہو چکا ہو تو ہمارے بعض مشائخ نے اس کے حق میں فتنے سے محفوظ ہونے کی وجہ سے عورتوں کے ساتھ اختلاط کی رخصت دی ہے۔ اور درست بات یہ ہے کہ اس کے لئے یہ اختلاط حلال نہیں ہے۔ اور جس نے اس متعلق رخصت دی بھی ہے تو اس نے اللہ تعالی کے اس ارشاد ﴿أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ﴾ میں تاویل کی ہے۔ اور مفسرین نے اس آیت کے مفہوم میں کچھ کلام بیان کیا ہے، چنانچہ ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ مقطوع الذکر ہے جس کا پانی

ختم ہو چکا ہو۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ خنثی ہے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھتا ہو۔ جبکہ ہماری گفتگو اس خنثی سے متعلق ہو رہی ہے جو گھٹیا کاموں میں ملوث ہو، وہ تو دوسرے مردوں کی طرح ہی ہے، بلکہ اس کا شمار فاسقوں میں ہوتا ہے اور اسے عورتوں سے دور رکھا جاتا ہے۔ ہاں وہ خنثی جس کے اعضاء میں نرمی اور زبان میں لچک فطری ہو، اور وہ عورتوں کی خواہش نہ رکھتا ہو، اور گھٹیا کاموں میں مبتلا نہ ہو تو ایسے خنثی کو عورتوں کے ساتھ چھوڑ دینے کی ہمارے بعض مشائخ نے رخصت دی ہے۔ اس لئے کہ یہ روایت کیا گیا ہے کہ: ایک خنثی آپ ﷺ کے کچھ گھروں میں ایک وقت تک آتا رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اس سے ایک فحش بات سن لی جو اس نے عمر بن ابی سلمہ سے کہی کہ: اگر اللہ نے اپنے رسول کو طائف کی فتح نصیب فرمادی تو میں تجھے ماویہ بنت غیلان کا بتاؤں گا کیونکہ وہ چار کے ساتھ آتی ہے اور آٹھ کے ساتھ واپس جاتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے نہیں معلوم تھا کہ یہ اس طرح کی چیزیں بھی جانتا ہے، نکالو اسے"۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اللہ تعالی کے اس قول ﴿أَوِ التَّابِعِينَ﴾ سے مراد وہ احمق ہے جسے یہ معلوم ہی نہ ہو کہ عورتوں کے ساتھ کیا کرنا ہے، اس کا غم بس اس کا پیٹ ہو۔ اب اس میں ہمارے یہاں کچھ کلام ہے، چنانچہ کہا گیا ہے کہ اگر وہ جوان ہے تو اسے عورتوں سے دور رکھا جائے۔ اس آیت سے مراد یہ والا احمق تب ہوگا جب وہ بڑی عمر کا بوڑھا ہو اور اس کی شہوت مر چکی ہو، تو اس صورت میں اسے یہ رخصت دی جائے گی۔ اور سب سے درست بات تو یہ ہے کہ ہم یہ کہیں کہ اللہ تعالی کا یہ ارشاد ﴿أَوِ التَّابِعِينَ﴾ متشابہات میں سے ہے، جبکہ اللہ تعالی کا یہ قول ﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا﴾ (سورۃ النور: ۳۰) محکم ہے۔ لہذا ہم محکم کو لے لیں گے اور یہ کہیں گے کہ ہر وہ شخص جو مردوں میں سے ہو تو عورت کے لئے اس مرد کے سامنے اپنی پوشیدہ زینت کے مقام کو ظاہر کرنا حلال نہیں ہے، اور نہ ہی اس مرد کے لئے یہ حلال ہے کہ وہ عورت کی طرف دیکھے، الّا یہ کہ کوئی چھوٹی عمر کا بچہ ہو تو اس صورت میں اللہ تعالی کے اس ارشاد ﴿أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ﴾ (سورۃ النور: ۳۱) کی وجہ سے اس میں کوئی مضائقہ نہیں"۔

اس بارے میں تین کلمات قابل توجہ ہیں: "تابعین، غیر اولی الاربۃ اور من الرجال"۔

تابعین: اس سے مراد یہ ہے کہ اپنی بنیادی ضروریات (جیسے لوگوں کا بچا ہوا کھانا کھانے کے لیے) پوری کرنے کے لیے وہ تمہارے ماتحت ہوں۔

غیر اولی الاربۃ: "اربہ" عربی میں حاجت کو کہتے ہیں۔ یعنی مراد یہ ہے کہ وہ مرد جنہیں عورتوں کی حاجت نہ ہو۔ اس کا ایک معنی "عقل" بھی ہے۔ مراد وہ احمق ہے جسے عورتوں اور مردوں سے متعلق معاملات کا فرق معلوم نہ ہو۔ اس ضمن میں اہل علم نے مخنث کو بھی شامل کیا ہے اور عہد رسالت میں مخنث افراد سے متعلق احادیث کو اس ضمن میں ذکر کیا ہے۔

من الرجال: یعنی مذکورہ بالا کیفیت کے باوجود قرآن نے انہیں مرد قرار دیا ہے گویا کہ ان پر مردوں کے ہی احکامات لاگو ہوں گے۔

مذکورہ بالا تمام حوالہ جات سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خلقتاً مخنث اگرچہ مرد ہی ہے تاہم حجاب کے معاملہ میں جب تک یہ ظاہر نہ ہو کہ اسے عورتوں کی احتیاج ہے یا وہ فتنہ کا باعث بن سکتا ہے، نرمی اختیار کی گئی ہے۔ تاہم حضرت امام سرخسی کی تصریح سے یہ ثابت ہوتا ہے کیونکہ قرآن کا حکم مردوں کو نگاہیں جھکا کر رکھنے کا ہے اس لیے کسی مخنث مرد کے سامنے خواتین کو بے حجاب ہو کر اپنی باطنی زینت ظاہر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح کسی مخنث مرد کا عورتوں کو دیکھنا شرعاً ناجائز ہے۔

مخنث اور عہد رسالت ﷺ

نبی کریم ﷺ کے عہد رسالت میں ایک خادم خصی تھے اور ان کا خصی ہونا خلقتاً تھا۔ **ابو مریم خصی** اور **مابور** جنہیں **سندر** کہا جاتا تھا اپنی اس صفت کے سبب مشہور تھے۔ حضرت سندر نے نبی کریم ﷺ سے دو احادیث بھی روایت کی ہیں جنہیں اہل مصر نے آپ سے روایت کیا ہے۔ آپ طویل العمر تھے اور عبد الملک بن مروان کے عہد تک بقید حیات رہے۔ (التراتیب الاداریۃ: ج: ۲/ص: ۵۳۱تا۵۳۲)

آپ ﷺ کے عہد مبارک میں چند نام ایسے بھی ملتے ہیں جو مخنث تھے ان میں **ہیت، ماتع، ہرم، انجشہ**، اور انہ کے نام مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسلامی تاریخ میں سب سے پہلے جس نے خصی لوگوں سے خدمت لی وہ حضرت معاویہ ہیں جبکہ مسجد نبوی علی صاحبہ الصلاۃ والسلام اور مسجد حرام میں ان سے سب سے پہلے خدمت صلاح الدین ایوبی نے لی۔ (التراتیب الاداریۃ: ج: ۲/ص: ۵۳۲تا۵۳۶) مسجد نبوی شریف میں رسول اللہ ﷺ کے حجرہ مبارکہ کی خدمت پر مامور افراد کو "اغوات" کہا جاتا ہے جو تعداد میں اب بہت کم رہ گئے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں استعمار کے دور میں حالت جنگ میں ظلماً خصی کر دیا گیا تھا۔

تبدیلی جنس حرام ہے، او آئی سی، مجمع الفقہ الاسلامی کا فیصلہ

اس سال راقم کو او آئی سی کی ذیلی تنظیم مجمع الفقہ الاسلامی الدولی کے زیر اہتمام ۲۵ ویں دورہ میں ۲۰ تا ۲۳ فروری جدہ میں شرکت کا موقع ملا۔ اس مؤتمر میں ۵۷ اسلامی ممالک کے ۲۵۰ سے زائد مندوبین نے شرکت کی۔ اس مؤتمر کے مختلف جلسات میں امت مسلمہ کو درپیش مختلف فقہی عنوانات پر محققین نے اپنے تحقیقی مقالات پیش فرمائے۔ ان تمام تحریروں کو شائع بھی کیا گیا۔ ان موضوعات پر مباحثہ کا انداز یوں اختیار کیا گیا کہ ہر عنوان پر تقریباً ۱۲ اہل علم و دانش نے اپنے مقالات تحریر کیے اور ان مقالات کا خلاصہ مختلف جلسات میں مجمع کے نمائندہ نے ابتداء میں پیش کیا۔ تمام مقالات کے بیان خلاصہ

کے بعد "مداخلہ" کے حصہ میں ان عنوانات پر تمام شرکاء مؤتمر نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔اس طرح تمام عنوانات پر تین دنوں تک مباحثہ جاری رہااور آخر میں بالاتفاق ان تحقیقات سے اخذ کردہ نکات پر مجمع کی قرارات تحریر کی گئیں۔قابل توجہ بات یہ ہے کہ اس سال مؤتمر کے تیسرے دن مجمع میں مؤرخہ ۲۳مارچ ۲۰۲۳ءپہلی مجلس علمی میں 'تغییر الجنس' کے عنوان پر مقالات کا خلاصہ پیش کرنے کے بعد تمام ممالک کے مندوبین اور ماہرین کے مابین اس پر بحث ہوئی اور بالاتفاق تغییر الجنس کو حرام قرار دیا گیا جو گویا اس موضوع پر اجماع کی جدید صورت ہے۔مجمع کی رپورٹ میں لکھا ہے:

"إن مجلس مجمع الفقه الاسلامي الدولي المنبثق عن منظمة التعاون الإسلامي، المنعقد في دورته الخامسة والعشرين بجدة بالمملكة العربية السعودية، خلال الفترة من ٢٩ رجب-٣ شعبان ١٤٤٤هـ، الموافق 20-23 فبراير 2023م، وبعد اطلاعه على البحوث المقدمة إلى المجمع بخصوص موضوع "بيان حكم تغيير الجنس في الإسلام"، وبعد استماعه إلى المناقشات والمداولات التي درات حوله بمشاركة أعضاء المجمع وخبرائه،

قرّر مايلي:

أولا يراد بـ"تغيير الجنس" تحويل ذكر إلى أنثى، أو تحويل أنثى إلى ذكر.

ثانيا يحرم شرعا تغيير الجنس، لأنه تغيير لخلق الله، وهو داخل في قوله تعالى: ﴿وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ﴾ (النساء: 119)، وللحديث الذي رواه البخاري عن أنس؄ قال: "لعن رسول اللهﷺ المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء، وقال: "أخرجوهم من بيوتكم".

ثالثا إذا قام الزوج بتحويل نفسه ظاهريا إلى أنثى، فيحق للزوجة طلب فسخ عقد انكاح للعيب، وإذا قامت الزوجة بتحويل نفسها ظاهريا إلى ذكر، فللزوج تطليقها.

رابعا تظل الأحكام الشرعية المتعلقة بالذكر والأنثى من واجبات وحقوق دينية و مدنية ثابتة كما كانت قبل إقدام أحدهما على تحويل نفسه ظاهريا من ذكر إلى أنثى، أو من أنثى إلى ذكر ، وبخاصة فيما يتعلق بأحكام الحضانة، والنفقة، والميراث، وذالك لأن تحويله نفسه إلى أنثى أو ذكر لا يعد تغييرا حقيقيا بل هو تغيير ظاهري كما قرره الأطباء، فلا تأثير له على ماثبت من أحكام قبل إقدام أحدهما على هذا التصرف.

ويوصي المجمع بما يلي:

-1 دعوة الحكومات والدول إلى منع إجراء هذه العمليات، والتوعية بمخاطرها، ونتائجها المدمرة لفاعلها وللمجتمعات، وتوجيه الأشخاص الذي لديهم اضطرابات، أو وساوس في الهوية الجنسية لأسباب النفسية أو غيرها إلى العلاج.

-2 التوعية بخطورة الدعوات التي تدافع عن شذوذ الجنسي، وتغيير الجنس، وتهدف إلى نشر الرذيلة وإشاعة الفاحشة بدعوى الدفاع عن الحقوق والحريات الفردية.

-3 الرجوع إلى الله عز وجلّ واللجوء إليه، وإلى ما أباحه الشرع الحنيف، وندب إليه من أسباب التداوي، ففيه الشفاء من جميع المشاكل، وبخاصة الاضطرابات النفسية وغيرها. والله أعلم".[10]

"اسلامی تعاون تنظیم کی ذیلی شاخ بین الاقوامی اسلامک فقہ اکیڈمی کی مجلس نے سعودی عرب کے شہر جدہ میں ۲۹ رجب تا ۳ شعبان ۱۴۴۴ھ بمطابق ۲۰ تا ۲۳ فروری ۲۰۲۳ءکے دوران منعقد ہونے والے اپنے پچیسویں اجلاس میں خصوصی طور پر، "اسلام میں جنس کی تبدیلی کے حکم کے بیان" سے متعلق موضوع پر اکیڈمی کو پیش کئے جانے والے تحقیقی مقالات کو جاننے کے بعد، اور اکیڈمی کے ماہر ارکان کی مشارکت سے موضوع کے حوالے سے آراء کے تبادلے اور بحث ومباحثہ کو غور سے سننے کے بعد، مندرجہ ذیل باتیں طے کیں:

پہلی بات: تغییر جنس سے مراد مرد کا عورت میں تبدیل ہو جانا، یا عورت کا مرد میں تبدیل ہوجانا ہے۔

دوسری بات: جنس کی تبدیلی شرعا حرام ہے؛اس لئے کہ یہ اللہ تعالی کی تخلیق کو تبدیل کرنا ہے، اور یہ اللہ تعالی کے اس ارشاد﴿وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ﴾(سورۃالنساء:۱۱۹) کے مفہوم میں داخل ہے۔اور اس کی حرمت اس حدیث کی وجہ سے بھی ہے جسے امام بخاری نے حضرت انس سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ: اللہ کے رسولﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو خنثی بنتے ہیں، اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مرد بنتی ہیں۔ اور آپﷺ نے یہ بھی فرمایا: انہیں اپنے گھروں سے نکال دو۔

تیسری بات: اگر شوہر ظاہری طور پر اپنے آپ کو عورت میں تبدیل کردے تو بیوی کو عیب کی وجہ سے نکاح کو ختم کرنے کا مطالبہ کرنے کا حق حاصل ہے۔اور اگر بیوی ظاہری طور پر اپنے آپ کو مرد میں تبدیل کردے تو شوہر کو اسے طلاق دینے کا اختیار ہے۔

چوتھی بات: مرد و عورت کے دینی اور شہری واجبات و حقوق سے متعلق شرعی احکام ایسے ہی ثابت شدہ رہیں گے جیسا کہ میاں اور بیوی میں سے کسی کے اپنے آپ کو مرد یا عورت میں تبدیل کرنے کے اقدام سے پہلے تھے۔خاص طور سے وہ احکام جن کا تعلق بچوں کی پرورش، نان نفقہ اور میراث سے ہے۔اس لئے کہ اپنے آپ کو عورت یا مرد میں تبدیل کرنا حقیقی تبدیلی شمار نہیں ہوتا، بلکہ وہ ڈاکٹروں کے فیصلے کے مطابق ایک ظاہری

تبدیلی ہوتی ہے۔ لہذا جو احکام میاں بیوی کے اس عمل کے اقدام سے پہلے ہی طے شدہ تھے ان احکام پر یہ عمل اثر انداز نہیں ہو گا۔

بین الاقوامی اسلامک فقہ اکیڈمی مندرجہ ذیل باتوں کی تاکید کرتی ہے:

نمبر۱ حکومتوں اور ممالک کو ان آپریشنز پر عمل درآمد کو روکنے کی دعوت دینا۔ ان آپریشنز کو سرانجام دینے والے کے لئے اور انسانی معاشروں کے لئے ان آپریشنز کے خطرات اور تباہ کن نتائج سے آگاہی فراہم کرنا۔ اور وہ افراد جو اپنی جنسی شناخت سے متعلق بے چینی اور وساوس کا شکار ہیں انہیں اس کے نفسیاتی اسباب کی جانب یا اس کے علاوہ علاج کی جانب متوجہ کرنا۔

نمبر۲ ان مشنریز کے خطرے سے آگاہی فراہم کرنا جو ہم جنس پرستی اور جنسی تبدیلی کا دفاع کرتی ہیں، اور شخصی حقوق اور آزادی کے دفاع کا دعوی کر کے برائی اور فحاشی پھیلانے کا ہدف پیش نظر رکھتی ہیں۔

نمبر۳ اللہ تعالی کی طرف اور اس کی بارگاہ میں آہ و زاری کی طرف اور علاج و معالجہ کے ان وسائل کی طرف رجوع کرنا جن کو دینِ حنیف نے مباح قرار دیا ہے اور جن کی طرف بلایا ہے۔ کیونکہ اسی میں تمام مسائل خصوصاً نفسیاتی پیچیدگیوں اور اس کے علاوہ دیگر بیماریوں سے شفا ہے۔ واللہ اعلم"۔

ذیل میں اس رپورٹ کا خلاصہ پیش کیا جارہا ہے:

۱۔ جنس کی تبدیلی "تغییر الجنس" یا "تحویل الجنس" یعنی مرد سے عورت یا عورت سے مرد کی طرف جنس کی تبدیلی حرام ہے کیونکہ اللہ کی تخلیق میں تبدیلی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

﴿وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَمَن يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّن دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِينًا﴾(النساء: ۱۱۹)

"میں انہیں ضرور گمراہ کر دوں گا اور ضرور انہیں غلط اُمیدیں دلاؤں گا اور انہیں ضرور حکم دیتا رہوں گا سو وہ یقیناً جانوروں کے کان چیرا کریں گے اور میں انہیں ضرور حکم دیتا رہوں گا سو وہ یقیناً اللہ کی بنائی ہوئی چیزوں کو بدلا کریں گے، اور جو کوئی اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنا لے تو واقعی وہ صریح نقصان میں رہا"۔

حضرت امام بخاری حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے مخنث مردوں اور مرد بننے والی عورتوں پر لعنت کی اور فرمایا: "ان کو اپنے گھروں سے نکال دو"۔

۲۔ اگر شوہر ظاہری طور پر عورت بن جائے تو اس عیب کی وجہ سے عورت کا حق ہے کہ وہ عقد نکاح کو فسخ کرنے کا مطالبہ کرے۔ اور اسی طرح اگر عورت ظاہری طور پر مرد بنے تو شوہر کے لئے جائز ہے کہ وہ اسے طلاق دے دے۔

۳۔ احکام شریعت جو مرد اور عورت کے واجبات اور حقوق دینیہ اور سماجی امور سے متعلق ہیں جیسے حضانت، نفقہ، میراث وغیرہ وہ اسی طرح ثابت ہوں گے جیسے مرد و عورت کے ظاہری طور پر عورت یا مرد بننے سے پہلے ثابت تھے یعنی ان کا ظاہری طور پر سرجری یا لباس کی تبدیلی و مخالف جنس حرکات کے باعث وہ حقیقی طور پر عورت سے مرد یا مرد سے عورت نہیں بن جاتے بلکہ شرعاً ان کے احکام ان کی حقیقی جنس پر ہی قائم رہیں گے۔ ان کی "تغییر ظاہری" کو "تغییر حقیقی" شمار نہیں کیا جائے گا۔ لہذا ان کے اس تصرف سے احکام شرع پر فرق نہیں پڑے گا۔

مجمع یہ سفارشات پیش کرتی ہے:

۱۔ تمام اسلامی ممالک اور حکومتوں پر لازم ہے کہ ایسے اعمال کے اجراء سے لوگوں کو روکیں، اور ان اعمال کے خطرات کی وجہ سے جنس تبدیل کرنے والے کی ذات اور معاشرے پر نہایت مضر اثرات سے متعلق آگاہی مہم چلائی جائے۔ وہ تمام افراد جو کسی ذہنی اضطراب یا نفسیاتی امراض کے سبب کسی وسوسہ میں مبتلا ہیں ان کا علاج کروایا جائے۔

۲۔ جنسی جنون اور تبدیلی جنس سے لوگوں کو روکنے کے لیے بڑی سطح پر آگاہی مہم شروع کی جائے۔ حقوق انسانی اور فرد کی آزادی کے نام پر رذیل اخلاق اور فحاشی کی اشاعت کی روک تھام پر مہم چلائی جائے۔

۳۔ امت مسلمہ اللہ کی طرف رجوع کرے اور اس عمل کو اختیار کرے جس کی اجازت اللہ تعالی نے دین حنیف کی شریعت میں دی ہے۔ اسی میں تمام مشکلات و مسائل کا حل موجود ہے خاص طور پر نفسیاتی اضطراب کا۔ واللہ اعلم

قابل توجہ امر یہ ہے کہ اکثر محققین نے اس عنوانات پر لکھے گئے مقالات میں "تغییر الجنس" یعنی جنس کی تبدیلی کو حرام قرار دینے کے ساتھ کسی بدنی مرض کے پیش نظر "تصحیح الجنس، تعدیل الجنس یا تحدید الجنس" کی اصطلاحات کو استعمال کیا ہے۔ فضیلۃ الدکتور شیخ ثقیل سایر زید شمری (**نائب رئيس محكمة التمييز والمجلس العالي للقضاء دولة قطر**) اپنے مقالہ میں فرماتے ہیں:

"تصحيح الجنس: يطلق على العملية التى بموجبها يتم علاج المصابين بالاضطراب الجنسى البدني، بحيث يتم تحويلهم إلى الحالة الجنسية الطبيعية، أي تصحيح الوضع لديهم، فعندهم نوع من الإشكال او الالتباس العضوي في الجنس، وهم ليسوا أسوياء من الناحية الطبيعية و ذلك يشمل من يولد بالأعضاء التناسلية للنوعين معا، أو من يولد بغير أعضاء جنسية مطلقا، أو من يولد بأعضاء جنسية ظاهرية تختلف عن الأعضاء الجنسية الداخلية، ويطلق عليهم اسم الخنثى".[11]

"اصلاحِ جنس: اس اصطلاح کا اطلاق اس آپریشن پر ہوتا ہے جس کی وجہ سے جنسی اور جسمانی خرابی میں مبتلا افراد کا علاج اس طور پر مکمل ہوتا ہے کہ انہیں فطری جنسی حالت کی طرف منتقل کر دیا جاتا ہے۔ یعنی ان کی حالت کو ٹھیک کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ان کے یہاں ایک طرح کا جنسی نامیاتی مسئلہ یا خرابی ہوتی ہے، اور وہ فطری رُو سے عام لوگوں کی طرح نہیں ہوتے۔ اور یہ بات ان لوگوں کو شامل ہے جو اکھٹے دونوں قسم کے اعضائے تناسل لے کر پیدا ہوئے ہوں، یا مطلقا جنسی اعضاء کے بغیر ہی پیدا ہوئے ہوں، یا ایسے ظاہری جنسی اعضاء لے کر پیدا ہوئے ہوں جو اندرونی جنسی اعضاء سے مختلف ہوں اور ان پر خنثیٰ نام کا اطلاق ہوتا ہو"۔

ایک اور مقام پر آپ لکھتے ہیں:

"فتغيير الجنس: عملية جراحية لتحويل شخص سوي الخلقة وصحيحها إلى جنس آخر غير الجنس الذى خلقه الله عليه.
أما التصحيح أو التعديل: فهو عملية جراحية تجرى لحالات مرضية اجتمعت فيها أعضاء الذكور والأنوثة بدرجات متفاوتة؛ فتحتاج إلى تصحيح أو إعادة إلى خلقتها السوية بحيث تبرأ مما فيها من عيب ونقص".[12]

"تغییرِ جنس کا مطلب یہ ہے کہ: ایک تندرست اور عام خلقت والے شخص کو کسی دوسری ایسی جنس کی طرف منتقل کرنے کے لئے آپریشن کرنا جو اس جنس کے علاوہ ہو کہ جس جنس پر اللہ تعالی نے اسے پیدا کیا ہے۔

رہی بات جنس کی اصلاح یا صنفی ترمیم کی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ: ان بیماریوں کے لئے آپریشن کرنا جن میں لڑکا اور لڑکی دونوں کے اعضاء کچھ فرق اور تفاوت کے ساتھ جمع ہو جائیں، تو انہیں اصلاحِ جنس کی یا درست خلقت کی طرف لوٹانے کی اس طور پر ضرورت ہوتی ہے کہ ان میں جو بھی عیب اور نقص ہے وہ اس سے پاک صاف ہو جائیں"۔

مجمع کی اس بحث میں چند امور اہمیت کے حامل ہیں:

- مجمع نے تغییر جنس کو حرام قرار دیا البتہ کسی بدنی مرض کے پیش نظر تصحیح جنس کو جائز قرار دیا۔
- نفسیاتی امراض کے سبب وساوس کے شکار افراد کے علاج کی تجویز دی گئی۔
- تمام اہل علم نے کسی تیسری جنس کے وجود کو قبول نہیں کیا اسی لیے خنثیٰ کے احکام کو اس موضوع سے الگ رکھا گیا۔
- لہذا اب تمام امت مسلمہ کے نمائندہ علماء کا تبدیلی جنس کو حرام قرار دینے کے بعد پاکستان میں اس طرز کی قانون سازی کا کوئی جواز باقی نہیں رہ جاتا۔

اصطلاحات:

عربی، اردو اور انگریزی کی اصطلاحات کے باہمی غلط استعمالات کے باعث اس زیر بحث مسئلہ میں باحثین کے درمیان کافی الجھاؤ پیدا ہو گیا ہے۔ اس لیے ضروری یہ ہے کہ اس سے متعلقہ بعض اصطلاحات کی وضاحت کی جائے۔

۱۔ شی میل(Shemale): یہ بظاہر اپنے سینے کے ابھار، حرکات و سکنات اور گفتگو سے عورت معلوم ہوتے ہیں تاہم یہ مردانہ عضو مخصوص کے حامل ہونے کے سبب مکمل مرد ہوتے ہیں۔ ان کے شرعی احکام مردوں والے ہیں۔ یہ خنثیٰ کاذبہ مرد ہے۔

۲۔ ہی فیمیل(Hefemale): یہ بظاہر مرد معلوم ہوتے ہیں البتہ حقیقی طور پر یہ عورت کی فرج کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کے احکامات عورتوں کے ہی ہیں۔ یہ خنثیٰ کاذبہ عورت ہے۔

مذکورہ بالا دونوں کو خنثیٰ کاذبہ (Pseudo-hermaphroditism) بھی کہا جاتا ہے۔

۳۔ مترجلہ: اس سے مراد وہ حقیقی عورت ہے جو مردوں جیسا لباس پہن کر مردوں کی سی حرکات و سکنات ظاہر کرے۔ حدیث میں ایسی عورتوں پر لعنت کی گئی ہے۔ ان کے احکامات عورتوں کے ہی ہیں اگرچہ یہ کسی ذہنی مرض کے باعث خود کو مرد سمجھیں یا صحت مند ہونے کے باوجود شوق میں یا کسی مجبوری کے تحت مردانہ طرز اختیار کریں۔

۴۔ مخنث: مخنث "خناثہ" سے ہے جس کا معنی نرمی یا ادھوری اور نا تمام چیز کے ہیں۔ علامہ بدرالدین عینی فرماتے ہیں:

"بِفَتْح النُّون وَكسرهَا وَهُوَ الَّذِي يشبه النِّسَاء فِي أخلاقهن، وَهُوَ على نَوْعَيْنِ: من خُلق كَذَلِك فَلَا ذمّ عَلَيْهِ، لِأَنَّهُ مَعْذُور، وَلِهَذَا لم يُنكر النَّبِي ﷺ أَولا دُخُوله عَلَيْهِنَّ، وَمن يتكَلّف ذَلِك وَهُوَ المذموم".[13]

"نون کے زبر اور زیر کے ساتھ دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے۔ اور مخنث وہ ہے جو عادات واطوار میں عورتوں کے مشابہ ہو۔ پھر اس کی دو قسمیں ہیں: ایک تو وہ ہے جو پیدا ہی اسی طرح ہوا ہو، وہ تو مذموم نہیں، اس لئے کہ وہ معذور ہے، اور اسی وجہ سے آپ ﷺ نے پہلے پہل اس طرح کے مخنث کے ازواج مطہرات کے پاس آنے کو برا نہیں جانا تھا۔ ہاں جو با تکلف ایسا کرتا ہو تو وہ مذموم ہے"۔

مخنث نون کے زبر اور زیر دونوں کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مراد وہ ہے جو اپنے اخلاق میں عورتوں سے مشابہ ہو۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو اسی صفت پر تخلیق کیا گیا ہے۔ اس صورت میں اس کی مذمت نہیں کی جائے گی کیونکہ وہ معذور ہے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے ابتداء میں عورتوں کے پاس آنے میں اسے منع نہیں کیا۔ دوسری قسم ان کی ہے جو مرد ہوں مگر تکلفاً عورت بننے کی کوشش کریں یہ قابل مذمت ہے۔

مخنث کئی طرح کے ہو سکتے ہیں:

۱۔ جو پیدائشی طور پر اپنے اعضا کے اعتبار سے مرد ہو مگر اپنی خلقت میں حرکات و سکنات میں عورتوں سے مشابہ ہو۔ انہیں عورتوں کی خواہش نہیں ہوتی۔ یہ شرعاً معذور ہے۔ ایسے افراد خصوصی توجہ اور حقوق کے مستحق ہیں۔ عموماً انہیں نظرانداز کرتے ہوئے تحقیر کے ساتھ جھڑکا جاتا ہے اور انہیں جنسی تشدد

کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔ یہ لوگ خصوصی رعایت کے مستحق ہیں۔ تاہم اپنے احکامات شرع میں مردوں کی طرح ہی ہیں۔ معاشرتی ظلم کے باعث بعض اوقات انہیں ان کے گھروں سے بھی نکال دیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں یہ جسم فروشی، بھیک مانگنا اور گانے باجے و رقص کرنے کو بطور پیشہ اختیار کر لیتے ہیں۔ جو شرعاً ناجائز ہے۔ ایسے مخصوص افراد کے لیے قانون سازی ہونا ضروری ہے۔

۲۔ **متشبہ بالنساء:** ایسے مردوں کو بھی مخنث کہا جاتا ہے اور حدیث میں ان پر لعنت کی گئی ہے۔ یہ گروہ عموماً معاشرے میں خواجہ سرا بھی کہلاتا ہے جو شاہراہوں اور مختلف چوراہوں پر بھیک مانگتے نظر آتے ہیں اور بطور پیشہ اس طرز عمل کو اختیار کرتے ہیں۔ ان میں ایسے افراد بھی ہیں جو اپنے گھروں میں مرد کے طور پر رہتے ہیں، صاحب زوجہ اور صاحب اولاد ہیں البتہ دن یا رات کے اوقات میں مخنث بن کر جسم فروشی یا بھیک مانگنے یا رقص و گانے کا پیشہ اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ لوگ حقیقی مخنثین کے حقوق پامال کر رہے ہیں جبکہ حقیقتاً یہ غیر معذور صحت مند مرد ہیں۔ یاد رہے مندرجہ بالا احادیث میں دونوں قسم کے مخنثین کا ذکر ہو چکا ہے۔

۳۔ **خواجہ سرا(Eunuch):** خواجہ سرا کی اصطلاح ان افراد کے لیے مستعمل ہے جو مجبوب یعنی مقطوع الذکر ہوں۔ مذکر بلا ذَکر ہونا کسی حادثے کے سبب ہو یا جبری و رضامندی کے ساتھ آپریشن کے سبب شرعاً یہ مرد ہی ہیں اور ان پر مردوں کے احکامات کا ہی اطلاق ہوتا ہے۔ بعض اوقات دونوں طرح کے مخنثیں کو بھی خواجہ سرا کہہ دیا جاتا ہے۔ مختلف خواجہ سرا کے انٹرویوز کو سن کر معلوم ہوا کہ ان کی کمیونٹی میں بعض کو جبراً اور بعض کو ان کی رضامندی سے دیسی طریقوں سے خصی یا مجبوب بنا دیا جاتا ہے۔ جو شرعاً حرام ہے۔

حضرت امام سرخسی المبسوط میں فرماتے ہیں:

"نُقِلَ عَنْ عَائِشَةَؓ قَالَتْ: الْخُصَى مُثْلَةٌ فَلَا يُبِيحُ مَا كَانَ مُحَرَّمًا قَبْلَهُ. وَلِأَنَّ الْخَصِيَّ فِي الْأَحْكَامِ مِنَ الشَّهَادَاتِ وَالْمَوَارِيثِ كَالْفَحْلِ، وَقَطْعُ تِلْكَ الْآلَةِ مِنْهُ كَقَطْعِ عُضْوٍ آخَرَ".(14)

"حضرت عائشہ سے نقل کیا گیا ہے فرماتی ہیں: خصی ہونا ایک طرح کا مثلہ ہی ہے لہذا یہ پہلے سے حرام شدہ چیز کو مباح نہیں کر سکے گا۔ اور یہ اس لئے بھی کہ خصی مرد گواہی اور میراث کے احکام میں عام مرد کی طرح ہی ہے، اور اس کے آلہ تناسل کو کاٹنا کسی اور عضو کے کاٹنے کے مانند ہی ہے"۔

۴۔ **ٹرانسجینڈر(Transgender):** ٹرانسجینڈر کی اصطلاح ہمارے معاشرے میں مبہم ہے۔ کبھی اسے ہیجڑے یا خواجہ سرا کے لیے اور کبھی جنس تبدیل کرنے والے شخص کے لیے بولا جاتا ہے۔ ٹرانسجینڈر کا اردو میں قریب ترین لغوی ترجمہ ماوراء جنس ہو سکتا ہے تاہم شرع میں اس کا اعتبار نہیں۔ ہمارے عرف میں یہ لفظ اس مرد کے لیے جو خصی ہو گیا ہو یا عضو تناسل کٹوا دیا، وہ عورت جس نے اپنی شرمگاہ کے مقام پر آپریشن کے ذریعے گوشت کا ٹکڑا علامتی طور پر عضو مخصوص کے طور پر لگا لیا ہو یا وہ عورت جو خود کو مرد تصور کرے اور اپنی صنفی شناخت، جنسی پیدائشی شناخت کے بر خلاف قرار دے یا وہ مرد جو خود کو عورت تصور کرے اور اپنی صنفی شناخت، جنسی پیدائشی شناخت کے بر خلاف قرار دے، کے لیے مستعمل ہے۔ ٹرانسجینڈر ایکٹ 2018 (2m) میں اس کی درج ذیل تعریف کی گئی:

(n) **"Transgender Person"** is a person who is:-

(i) Intersex (Khunsa) with mixture of male and female genital features or congenital ambiguities; or

(ii) Eunuch assigned male at birth, but undergoes genital excision or castration; or

(iii) a Transgender Man, Transgender Woman, KhawajaSira or any person whose gender identity and/or gender expression differs from the social norms and cultural expectations based on the sex they were assigned at the time of their birth.

اس تعریف میں انٹر سیکس یعنی خنثی کے ساتھ خواجہ سرا، ٹرانسجینڈر مرد، ٹرانسجینڈر عورت، یا کوئی بھی شخص جس کی صنفی شناخت یا صنفی اظہار اس کی معاشرتی اقدار اور ثقافتی توقعات سے مختلف ہوں جن کی بنیاد اس کی اس جنس پر ہو جو اسے پیدائش کے وقت دی گئی تھی، کو شامل کیا گیا ہے۔ مغرب میں ٹرانسجینڈر دراصل ایک ایسی چھتری ہے جس میں وہ تمام افراد شامل کیے جاتے ہیں جن کی صنفی شناخت(Gender Identity) اور صنفی اظہار(Gender Expression) یا رویہ ان کی پیدائشی جنس سے مختلف ہو۔ صنفی شناخت سے مراد کسی فرد کا مرد یا عورت ہونے کا اندرونی احساس ہے۔

(A gender identity is the gender you feel you are. It's your personal sense of what your gender is.)

جبکہ صنفی اظہار سے مراد ایسا معاشرتی رویہ اور طریقہ ہے جس کے ذریعے شخص اپنی صنفی شناخت کو ظاہر کرتا ہے جیسے لباس، بالوں کا انداز، آواز یا جسمانی ساخت وغیرہ۔ ٹرانس کی اصطلاح بعض اوقات ٹرانسجینڈر کے اختصار کے لیے بھی استعمال کی جاتی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ٹرانسجینڈر کی اصطلاح وقت گزرنے کے ساتھ اپنے معانی کو بھی تبدیل کر رہی ہے۔ اس بحث میں اس کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ جنس(SEX) سے مراد کسی فرد کا وہ حیاتیاتی مقام ہے جو اسے عورت یا مرد کی جنس کی حیثیت سے پیدائش کے وقت دیا جاتا ہے جس کا تعلق زیادہ تر انسان کی جسمانی ساخت و صفات سے ہوتا ہے۔ صنف(Gender) انسان کے ایسے معاشرتی کردار، رویوں، سرگرمیوں یا صفات کو کہا جاتا ہے جو مرد یا عورت کے لیے مناسب سمجھے جاتے ہیں۔ دوسروں لفظوں میں یہ

ممکن ہے کہ ایک شخص کا پیدائشی طور پر مرد یا عورت ہونے کے باوجود کسی ذہنی مرض (gender dysphoria) کے سبب یا حق آزادی کی وجہ سے وہ اپنی جنس کو خود اختیاری صنفی شناخت کے سبب بدل سکتا ہے اور اپنی جنس کے بر خلاف صنفی اظہار لباس، بالوں کا انداز وغیرہ میں کر سکتا ہے۔

https://www.apa.org/topics/lgbtq/transgender-people-gender-identity-gender-expression مذکورہ ایکٹ میں Recognition of Identity کے تحت as per self-perceived identity یعنی خود اختیاری صنفی شناخت کی بنیاد پر اپنی جنس تبدیل کرنے کی اجازت بھی دی گئی ہے۔

اسلام میں جنس اور صنف ایک ہی چیزیں ہیں اپنی جنس سے ماوراء صنفی اظہار کرنے والوں پر لعنت فرمائی گئی ہے البتہ اگر یہ پیدائشی طور پر ہو یا کسی بیماری کے سبب ہو تو وہ مجبور و معذور ہے۔اسی طرح از خود تعیین کے ذریعے اپنی جنس کا اپنی پیدائشی جنس کے بر خلاف تعین کرنا بھی شرعاً حرام ہے جس کا ذکر ہم سابقہ اوراق میں کر چکے ہیں۔جسمانی ساخت کو طبّی و جراحی طریقوں سے بدل کر جنس کی تبدیلی کا دھوکہ دینا،از خود تعیین سے کبھی مرد اور کبھی عورت بن جانا یہ نکاح، طلاق، میراث، نماز، روزہ، حج، زکوۃ، غسل، تکفین، امامت، سیاست غرض ہر مسئلہ میں جہاں مرد و عورت کا فرق ملحوظ رکھا جاتا ہے نہ صرف لا تعداد پیچیدگیوں کا سبب بنے گا اور لوگ سخت حرام جیسے ہم جنس پرستی کا بھی ارتکاب کریں گے بلکہ عورتوں، خنثیٰ اور مخنثین کے حقوق کا بھی بے پناہ استحصال ہوگا۔

حال ہی میں یہ خبریں بھی سامنے آئی ہیں کہ جاپان اور بعض دیگر ممالک میں لوگ اسی طرح کی ذہنی بیماری میں مبتلا ہو کر اب لاکھوں ڈالر صرف کتا اور بھیڑیا بننے میں صرف کر رہے ہیں۔بعض اوقات 'ذاتی شخصی شناخت' سے متعلق بعض ذہنی مریضوں کو یہ خیال شدت سے لاحق ہو جاتا ہے کہ وہ ملک کے وزیر اعظم یا صدر ہیں۔لہذا ایسے افراد کا علاج کروانا ضروری ہے نہ یہ کہ ان کی ذہنی بیماری کے سبب انہیں کتا، بھیڑیا، وزیر اعظم اور خلاف جنس مرد یا عورت ہونے کی اجازت دے دی جائے۔

۵۔ **خنثیٰ (Intersex):** خنثیٰ ایک تیسری جنس نہیں بلکہ اس کا اطلاق ایک ایسے فرد پر ہوتا ہے جو مردوں اور عورتوں دونوں کے اعضاء رکھتا ہو، یا ایسا شخص جو دونوں قسم کے اعضاء نہ رکھتا ہو یا صرف ایک سوراخ رکھتا ہو جس سے پیشاب نکلے۔ جامع المعقول والمنقول علامہ علی بن محمد سید شریف الجرجانی "التعریفات" میں اس کی تعریف یوں فرماتے ہیں:

"وفي الشريعة: شخص له آلتا الرجال والنساء، أو ليس له شيء منهما أصلًا".(15)

"اور شریعت میں خنثیٰ اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس مرد و عورت دونوں کا آلۂ تناسل ہو، یا جس کے پاس ان دونوں میں سے کچھ بھی سرے سے نہ ہو"۔

یعنی شریعت میں خنثیٰ وہ ہوتا ہے جس کے لئے مرد و عورت دونوں کی شرمگاہ ایک ساتھ ہو یا ان میں سے کوئی بھی نہ ہو۔

حضرت امام سرخسی فرماتے ہیں:

"عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي قَوْمٍ، لَهُ مَا لِلْمَرْأَةِ وَمَا لِلرَّجُلِ، كَيْفَ يَرِثُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "مِنْ حَيْثُ يَبُولُ". وَهَكَذَا رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ، وَهَكَذَا نُقِلَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَعَنْ قَتَادَةَ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ: أَنَّهُ يَرِثُ مِنْ حَيْثُ يَبُولُ".(16)

"حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کسی قوم کے یہاں پیدا ہونے والے اس نومولود کے بارے میں پوچھا گیا جس کے پاس مرد و عورت دونوں کے اعضاء ہوں کہ وہ کیسے وارث ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس مقام کا اعتبار ہوگا جہاں سے وہ پیشاب کرتا ہے۔اور اسی طرح کی ہی بات حضرت علی سے بھی مروی ہے۔اور اسی طرح کی ہی بات حضرت جابر بن یزید، قتادہ اور سعید بن مسیب سے بھی مروی ہے کہ جہاں سے وہ نومولود پیشاب کرتا ہے اسی مقام کا اعتبار کر کے وارث بنے گا"۔

حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک قوم میں ایک ایسے نومولود کے بارے میں سوال کیا گیا اس کے پاس وہ بھی ہے جو عورت کے پاس ہے اور وہ بھی ہے جو آدمی کے پاس ہے تو وہ وارث کیسے بنے گا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جہاں سے اسے پیشاب آتا ہے (اس کی جنس کا تعین وہیں سے ہو گا)۔اسی طرح حضرت علی سے مروی ہے۔اسی طرح حضرت جابر بن زید اور حضرت قتادہ اور حضرت سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ اسے میراث اسی اعتبار سے ملے گی کہ اس کا پیشاب جہاں سے آتا ہے۔

اسی طرح حضرت ابو بکر حدادی یمنی "الجوہرة النیرة" میں اس کی تعریف میں کچھ اضافے کے ساتھ فرماتے ہیں:

"هُوَ اسْمٌ لِمَوْلُودٍ لَهُ فَرْجٌ وَذَكَرٌ يُورَثُ مِنْ حَيْثُ مَبَالِهِ، فَإِذَا اشْتَبَهَ حَالُهُ وَرِثَ بِالْأَحْوَطِ حَتَّى يَنْكَشِفَ حَالُهُ، وَكَذَا إذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرْجٌ وَلَا ذَكَرٌ وَيَخْرُجُ الْحَدَثُ مِنْ دُبُرِهِ أَوْ مِنْ سُرَّتِهِ".(17)

"خنثیٰ اس نومولود کا نام ہے جس کے پاس مرد و عورت دونوں کی شرمگاہیں ہوں۔اسے اس کے پیشاب کے مقام کا اعتبار کر کے وارث بنایا جائے گا۔ پھر اگر اس کی حالت مشتبہ ہو جائے تو جو قول زیادہ محتاط ہو گا اس کے مطابق وارث بنے گا تاوقتیکہ اس کی صورتحال واضح ہو جائے۔اور یہی حکم اس وقت بھی ہو گا جب کسی کے پاس نہ مرد والی شرمگاہ ہو اور نہ عورت والی،اور اس کا بول و براز اس کے مقعد سے یا ناف سے نکلتا ہو"۔

یعنی خنثیٰ اس بچے کو کہتے ہیں جس کی بیک وقت دونوں شرمگاہیں (مرد و عورت والی)

ہوں اور جب اس کا حال مشتبہ ہو جائے تو احوط قول کے مطابق وہ وارث ہو گا یہاں تک کہ اس کا حال واضح ہو جائے اور اسی طرح جب اس کا فرج اور ذکر دونوں نہ ہوں اور غلاظت اس کے مقعد یا ناف سے نکلے (وہ بھی خنثیٰ ہے)۔

امام نووی فرماتے ہیں:

”واعلم أنّ الخنثى ضربان: أحدهما وهو المشهور: أن يكون له فرج المرأة وذكر الرجل. والضرب الثاني: أن لا يكون له واحد منهما بل له ثقبة يخرج منها الخارج ولا تشبه فرج واحد منهما“.(18)

”اور یہ جان لیجئے کہ خنثیٰ کی دو قسمیں ہیں: ان میں سے ایک تو وہی مشہور ہے کہ جس کے پاس عورت کی شرمگاہ اور مرد کا آلۂ تناسل بھی ہو۔ اور دوسری قسم وہ ہے کہ جس کے پاس ان دونوں شرمگاہوں میں سے ایک بھی نہ ہو، بلکہ اس کا ایک ایسا سوراخ ہو جس سے نکلنے والا مادہ تو نکل جائے، لیکن وہ دونوں شرمگاہوں میں سے کسی کے مشابہ نہ ہو“۔

شمس الائمہ امام سرخسی فرماتے ہیں:

”ثم قد يقع الاشتباه عند الولادة من وجهين:أحدهما :بالمعارضة؛ بأن يوجد في المولود الآلتان جميعا، فيقع الاشتباه إلى أن تترجح إحداهما بخروج البول منه. والوجه الثاني: أن تنعدم آلة التمييز أصلا؛ بأن لا يكون للمولودة آلة الرجال ولا آلة النساء وهذا أبلغ جهات الاشتباه“.(19)

”پھر ولادت کے وقت کبھی دو طرح کا اشتباہ واقع ہوتا ہے: اشتباہ کی ایک صورت تو تضاد والی ہے، کہ نومولود میں مرد و عورت دونوں طرح کے آلۂ تناسل اکٹھے پائے جائیں، اب یہ اشتباہ اس وقت تک موجود رہے گا یہاں تک کہ ان دونوں شرمگاہوں میں سے ایک کو پیشاب کے خروج کے ذریعے ترجیح حاصل ہو جائے۔ دوسری صورت اشتباہ کی یہ ہے کہ امتیاز کرنے کا آلہ ہی سرے سے موجود نہ ہو، بایں طور کہ نومولود کے پاس نہ مردوں والا آلۂ تناسل ہو اور نہ عورتوں والا، اور یہ اشتباہ کی سب سے انتہائی صورت ہے“۔

ولادت کے وقت اشتباہ دو صورتوں میں واقع ہوتا ہے: ایک صورت معارضہ والی ہے، اور وہ یہ ہے کہ مولود میں ایک ساتھ دونوں آلے پائے جائیں تو اشتباہ اس چیز میں آجاتا ہے کہ ان میں سے ایک کو اس سے بول نکلنے کی بناء پر ترجیح دیں۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ اصلاً تمیز کرنے والا آلہ ہی نہ ہو اس طور پر کہ بچے کا نہ مرد والا آلہ ہو نہ عورت والا، اور یہ اشتباہ کی سب سے بڑی جہت ہے۔

حضرت امام برهان الدین المحیط البرهانی میں فرماتے ہیں:

”وإذا تبين الخنثى أنه رجل أو امرأة، فالفرج الآخر منه بمنزلة الجرح لا ينقض الوضوء ما يخرج منه ما لم يسل، وإذا كان بذكر الرجل جرح له رأسان، أحدهما يخرج منه ما يسيل في مجرى البول، والآخر يخرج منه ما لا يسيل في مجرى البول، فالأول: إذا ظهر على رأس الإحليل ينقض الوضوء، وإن لم يسل بمنزلة البول؛ لأنه سال عن موضعه إلى مكان له حكم الظاهر، ولا كذلك الثاني“.(20)

”اور جب خنثیٰ کے متعلق یہ واضح ہو جائے کہ یہ مرد ہے یا عورت، تو اس کی دوسری شرمگاہ زخم کی مانند ہو گی، جو کچھ وہاں سے نکلے گا وہ اس وقت تک ناقضِ وضو نہیں ہو گا جب تک اپنے مقام سے بہہ نہ جائے۔ اور اگر مرد کے آلۂ تناسل میں ایسا زخم ہو جس کے دو سر ہوں، ان میں سے ایک سے وہ مادہ نکلتا ہو جو پیشاب کی نالی میں بہتا ہے، اور دوسرے سے وہ مادہ نکلتا ہو جو پیشاب کی نالی میں نہیں بہتا، تو پہلے کی صورت میں تو اگر مادہ آلۂ تناسل کی نوک پر ظاہر ہو جائے تو پیشاب کے درجے میں ہونے کی وجہ سے ناقض وضو ہو گا، اگرچہ اپنے مقام سے نہ بہے؛ اس لئے کہ یہ اپنے مقام سے بہہ کر ایسی جگہ تک آگیا ہے جس پر ظاہر کا حکم لگتا ہے۔ جبکہ زخم کے دوسرے سر کی یہ صورتحال اور حکم نہیں“۔

جب واضح ہو جائے کہ خنثیٰ مرد ہے یا عورت ہے تو دوسری شرمگاہ اس کے لیے زخم کے قائم مقام ہو گی جس سے کسی چیز کے نکلنے سے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹے گا جب تک نکلنے والی چیز بہنا شروع نہ ہو جائے۔ اور جب کسی آدمی کے ذکر میں زخم ہو کہ اس کے دو سر ہوں ایک سے پیشاب نکلتا ہو اور دوسرے سے پیشاب کے بہنے کی مانند کچھ نہ نکلتا ہو تو پہلی صورت میں جیسے ہی شرمگاہ کے سوراخ پر پیشاب ظاہر ہو گا وضو ٹوٹ جائے گا اگرچہ وہ پیشاب کی طرح نہ بہتا ہو کیونکہ وہ ایک ایسے مقام سے بہتا ہے جس کا حکم ظاہر ہے۔ جبکہ دوسرے سر کے سوراخ کا حکم ایسا نہیں ہے۔

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:

”(وَإِذَا بَلَغَ الْخُنْثَى وَخَرَجَتْ لَهُ اللِّحْيَةُ أَوْ وَصَلَ إلَى النِّسَاءِ فَهُوَ رَجُلٌ) وَكَذَا إذَا احْتَلَمَ كَمَا يَحْتَلِمُ الرَّجُلُ أَوْ كَانَ لَهُ ثَدْيٌ مُسْتَوٍ، لِأَنَّ هَذِهِ مِنْ عَلَامَاتِ الذُّكْرَانِ (وَلَوْ ظَهَرَ لَهُ ثَدْيٌ كَثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ نَزَلَ لَهُ لَبَنٌ فِي ثَدْيِهِ أَوْ حَاضَ أَوْ حَبِلَ أَوْ أَمْكَنَ الْوُصُولُ إلَيْهِ مِنَ الْفَرْجِ فَهُوَ امْرَأَةٌ) لِأَنَّ هَذِهِ مِنْ عَلَامَاتِ النِّسَاءِ (وَإِنْ لَمْ يَظْهَرْ إحْدَى هَذِهِ الْعَلَامَاتِ فَهُوَ خُنْثَى مُشْكِلٌ) وَكَذَا إذَا تَعَارَضَتْ هَذِهِ الْمَعَالِمُ“.(21)

”اور جب خنثیٰ بالغ ہو جائے اور اس کی ڈاڑھی نکل آئے، یا وہ عورتوں سے میل ملاپ کرنے لگے تو وہ مرد ہے، اسی طرح سے اگر اسے اس طرح احتلام ہو جائے جیسے مردوں کو ہوتا ہے، یا اس کا سینہ بالکل سپاٹ ہو، اس لئے کہ یہ سب مرد ہونے کی علامات ہیں۔ اور اگر اس کے ایسے پستان ظاہر ہو جائیں جیسے عورت کے ہوتے ہیں، یا اس کے سینے میں دودھ اتر آئے، یا اسے حیض آجائے، یا وہ حاملہ ہو جائے، یا اس کے اگلے حصے کی شرمگاہ تک پہنچنا ممکن ہو جائے تو وہ عورت ہے، اس لئے کہ یہ سب چیزیں عورتوں کی علامات میں سے ہیں۔ اور اگر ان ساری (مرد و عورت کی) علامات میں سے کوئی بھی ظاہر نہ ہو تو وہ خنثیٰ مشکل (اشتباہ میں ڈال دینے والا کھسرا) ہے۔ اور یہی

حکم تب بھی ہے جب یہ مذکورہ نشانیاں (مرد وعورت کی) کسی میں باہم ٹکرا جائیں"۔

جب خنثیٰ بالغ ہو جائے اور اس کی ڈاڑھی نکل آئے یا اس نے عورتوں سے وصل کیا تو وہ آدمی ہے۔ اور اسی طرح سے اگر اسے احتلام ہو جائے جیسے آدمی کو احتلام ہوتا ہے یا اس کا سینہ سیدھا ہو کیونکہ یہ مردوں کی علامات میں سے ہے۔ اور اگر اس کا سینہ عورتوں کی طرح سے ہو یا اس کے سینے میں دودھ اتر آئے یا اسے حیض آئے یا وہ حاملہ ہو جائے یا اس کی فرج سے صحبت کی جا سکتی ہو تو وہ عورت ہے کیونکہ یہ عورتوں کی علامات ہیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی ایک بھی علامت ظاہر نہ ہو تو وہ خنثیٰ مشکل ہے اور اسی طرح جب یہ علامات باہمی متعارض ہو جائیں۔

اس بحث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ خنثیٰ دو طرح سے ہوتے ہیں:

۱۔ **خنثیٰ**: جن کی علامات کے ذریعے تعین کرنا ممکن ہو کہ وہ مرد ہے یا عورت ہے، اس پر ظاہر کے اعتبار سے حکم کا اطلاق ہوگا۔

۲۔ **خنثیٰ مشکل**: ان میں عورتوں یا مردوں کی علامات نہیں پائی جاتیں یا ان کی علامات میں تعارض ہوتا ہے۔ یعنی جو مردوں اور عورتوں دونوں کے اعضاء رکھتا ہو، یا ایسا شخص جو دونوں قسم کے اعضاء نہ رکھتا ہو یا صرف ایک سوراخ رکھتا ہو جس سے پیشاب نکلے۔

نیز خنثیٰ کی جنس کا تعین فقہ اسلامی میں مرد و عورت کی علاماتِ بلوغ یا مخرج بول سے کیا جاتا ہے۔

جدید سائنس نے اس قدر ترقی کر لی ہے کہ جنس کی تحدید، تصحیح اور تعیین میں مدد کے ذریعے اس مسئلہ کو حل کیا جا سکتا ہے۔ فقہاء نے زمانہ قدیم میں ظاہری علامات سے جنس کی تحدید و تعین کے احکامات کو بیان فرمایا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کسی کے ظاہری اعضاء اس کی اندرونی تولیدی صلاحیت سے معارض ہوں۔ اگر کسی کے دو آلے ہوں تو یہ ممکن ہے کہ اس کے ٹیسٹ کے ذریعے یہ معلوم کیا جا سکے کہ وہ تولیدی صلاحیت کے اعتبار سے مرد ہے یا عورت ہے۔ اگر وہ عورت ہے تو اس کے مردوں کے آلہ کو سرجری کے ذریعے ہٹا کر اس کی مکمل صحت مند عورت بننے کی طرف مدد کی جا سکتی ہے۔ اس صورت میں اس پر عورتوں کے احکامات جاری ہوں گے۔ اسی طرح اگر کوئی فرد فرج اور ذکر دونوں رکھتا ہے تو اس کے اندرونی نظام تولید کے پیش نظر اس کی فرج کے حصہ کو بند کرنے کے بعد ذکر کو تقویت پہنچاتے ہوئے صحت مند مرد بننے کی طرف اس کی مدد کی جا سکتی ہے۔ اس پر مرد کے احکامات جاری ہوں گے۔ تاہم اگر یہ دونوں صورتیں تصحیح جنس کی صورت میں ممکن نہ ہوں تو ایسے فرد کو معذور سمجھا جائے اور اسے خنثیٰ مشکل کے احکامات کے پیش نظر دیکھا جائے۔ اگر کسی کے تاحال ٹیسٹ کے ذریعے جنس کا تعین نہیں کیا جا سکا تو شرعاً ظاہری اعضاء اور بلوغت کی علامات کے ذریعے اس کی جنس کا تعین کیا جائے، اور اگر وہ خنثیٰ مشکل ہو تو پھر خنثیٰ مشکل کے احکامات کا اجراء کیا جائے گا۔

خنثیٰ اور مخنث کے احکامات:

اگر کسی کا خنثیٰ مشکل ہونا ثابت ہو جائے تو اس صورت میں احکام شرع میں احتیاط سے کام لینا ضروری ہے۔ حجاب کرے، نماز میں عورتوں کا انداز اختیار کرے۔ ریشم کا لباس اور زیورات نہ پہنے۔ حج اور عمرہ میں حالت احرام میں سلا ہوا لباس پہنے اور کسی مرد یا عورت کے سامنے بے ستر نہ ہو اور نہ ہی کسی محرم کے بغیر شرعی سفر کرے۔ خنثیٰ مشکل کو چاہیے کہ نامحرم مرد یا عورت کے ساتھ خلوت میں نہ رہے۔ اگر اس کا انتقال ہو جائے تو اسے تیمم کرایا جائے اور پانچ کپڑوں میں کفن دیا جائے، اسی طرح تدفین کے وقت پردے کا اہتمام کیا جائے۔

۱۔ میراث

حضرت امام سرخسی قاضی ابو یوسف کے حوالہ سے فرماتے ہیں:

"له نصف میراث الذکر، و نصف میراث الانثی".[22]

"اس (خنثیٰ) کو مرد کے وراثتی حصے کا آدھا اور عورت کے وراثتی حصے کا آدھا دیا جائے گا"۔

یعنی اسے آدھا مرد اور آدھا عورت کا حصہ دیا جائے گا۔

۲۔ غسل میت، جنازہ اور تدفین

"(وَيَجِبُ) أَيْ يُفْرَضُ (عَلَى الْأَحْيَاءِ) الْمُسْلِمِينَ (كِفَايَةً) إجْمَاعًا (أَنْ يَغْسِلُوا) بِالتَّخْفِيفِ (الْمَيِّتَ) الْمُسْلِمَ إلَّا الْخُنْثَى الْمُشْكِلَ فَيُيَمَّمُ.(قَوْلُهُ: فَيُيَمَّمُ) وَقِيلَ: يُغْسَلُ بِثِيَابِهِ، وَالْأَوَّلُ أَوْلَى، بَحْرٌ وَنَهْرٌ".[23]

"اجماع سے یہ بات ثابت ہے کہ زندہ مسلمانوں پر بطور فرض کفایہ کے یہ لازم ہے کہ وہ مسلمان میت کو غسل دیں، سوائے خنثیٰ مشکل کے کہ اسے تیمم کروایا جائے گا۔ اور کچھ لوگوں کا قول یہ ہے کہ اسے اس کے کپڑوں سمیت غسل دیا جائے گا۔ پہلا قول زیادہ بہتر ہے"۔

اگر مرنے والا مسلمان ہے اور خنثیٰ مشکل ہے تو اسے تیمم کروایا جائے گا۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ ایک کپڑے کی مدد سے غسل کروا دیا جائے مگر پہلی بات زیادہ اولیٰ ہے۔

"وَنُدِبَ تَسْجِيَةُ قَبْرِهِ، وَيُوضَعُ الرَّجُلُ بِقُرْبِ الْإِمَامِ ثُمَّ هُوَ ثُمَّ الْمَرْأَةُ إذَا صَلَّى عَلَيْهِمْ".[24]

"اور خنثیٰ کی قبر کو ڈھانپنا مستحب ہے۔ اور جب امام ان کی نماز جنازہ پڑھائے تو مرد کی میت امام کے قریب رکھی جائے، پھر خنثیٰ کی اور پھر عورت کی میت رکھی جائے"۔

مستحب ہے کہ اس کی قبر پر پردہ کیا جائے اور جب ان کی نماز جنازہ ادا کی جائے تو آدمی کو امام کے قریب رکھا جائے پھر خنثیٰ کو پھر عورت کو۔

امام سرخسی فرماتے ہیں:

"وإن مات هذا الخنثى المشكل فصلى عليه".[25]

"اور اگر خنثیٰ مشکل فوت ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی"۔

۳۔ نماز کا طریقہ اور محاذی نماز ادا کرنا

امام سرخسی فرماتے ہیں:

"ویجلس في صلاته كجلوس المرأة". [26]

"اور خنثیٰ اپنی نماز میں عورت کی طرح بیٹھے گا"۔

علامہ شامی فرماتے ہیں:

"أَنَّ مُحَاذَاةَ الْخُنْثَى الْمُشْكِلِ لَا تُفْسِدُ". [27]

"خنثیٰ مشکل کا نماز میں برابر میں آکر کھڑا ہونا نماز کو فاسد نہیں کرتا"۔

۴۔ مسجد میں نماز میں صف

"ويكون في الجماعة خلف صف الرجال وأمام صف النساء". [28]

"اور جماعت کی نماز کے دوران خنثیٰ کی صف مردوں کی صف سے پیچھے اور عورتوں کی صف سے آگے ہوگی"۔

نماز باجماعت میں خنثیٰ کی صف آدمیوں کے پیچھے ہوگی اور عورتوں کے سامنے ہوگی۔

۵۔ نکاح

"فَفِي الْبَحْرِ عَنْ الزَّيْلَعِيِّ فِي كِتَابِ الْخُنْثَى: لَوْ زَوَّجَهُ أَبُوهُ أَوْ مَوْلَاهُ امْرَأَةً أَوْ رَجُلًا لَا يُحْكَمُ بِصِحَّتِهِ حَتَّى يَتَبَيَّنَ حَالُهُ أَنَّهُ رَجُلٌ أَوْ امْرَأَةٌ. فَإِذَا ظَهَرَ أَنَّهُ خِلَافُ مَا زُوِّجَ بِهِ تَبَيَّنَ أَنَّ الْعَقْدَ كَانَ صَحِيحًا، وَإِلَّا فَبَاطِلٌ؛ لِعَدَمِ مُصَادَفَةِ الْمَحَلِّ. وَكَذَا إذَا زَوَّجَ خُنْثَى مِنْ خُنْثَى آخَرَ لَا يُحْكَمُ بِصِحَّةِ النِّكَاحِ حَتَّى يَظْهَرَ أَنَّ أَحَدَهُمَا ذَكَرٌ وَالْآخَرُ أُنْثَى". اهـ [29]

"بحر الرائق میں کتاب الخنثیٰ میں امام زیلعی سے مروی ہے کہ اگر خنثیٰ کے باپ یا اس کے آقا نے اس کا نکاح کسی عورت یا مرد سے کرا دیا تو اس نکاح کے صحیح ہونے کا حکم اس وقت تک نہیں لگایا جائے گا، یہاں تک کہ اس کی صورتحال واضح طور پر معلوم ہو جائے کہ یہ مرد ہے یا عورت۔ پھر اگر یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ جس جنس کے ساتھ اس کا نکاح کرایا گیا ہے یہ اس کے برخلاف جنس رکھتا ہے تو واضح طور پر یہ معلوم ہو جائے گا کہ یہ عقد نکاح درست ہے، بصورتِ دیگر محل نکاح نہ پائے جانے کی وجہ سے نکاح باطل ہوگا۔ اور اسی طرح اگر کسی نے ایک خنثیٰ کا نکاح دوسرے خنثیٰ سے کرا دیا تو اس نکاح کے صحیح ہونے کا حکم اس وقت تک نہیں لگایا جائے گا یہاں تک کہ یہ واضح ہو جائے کہ ان میں سے ایک مرد ہے اور دوسرا عورت ہے"۔

کتاب الخنثیٰ بحر میں امام زیلعی سے مروی ہے کہ اگر خنثیٰ کے باپ نے یا اس کے آقا نے عورت یا مرد سے اس کی شادی کر دی تو نکاح کی صحت کا حکم اس وقت تک نہیں دیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا حال ظاہر ہو جائے کہ وہ مرد ہے یا عورت ہے۔ پس جب یہ ظاہر ہو جائے کہ وہ جس سے شادی کی گئی ہے اس کا جنس مخالف ہے تو وہ عقد درست ہوگا ورنہ باطل ہوگا۔ کیونکہ وہ اس کا درست محل نہیں ہے۔ اسی طرح اگر ایک خنثیٰ کی دوسرے خنثیٰ سے شادی ہو گئی تو اس کے نکاح کی صحت کا حکم نہیں ہو یہاں تک کہ یہ ظاہر ہو جائے کہ ان میں سے ایک مرد ہے اور دوسری عورت ہے۔

۶۔ خلوت، لباس اور سفر

"(وَيُكْرَهُ لَهُ لُبْسُ الْحَرِيرِ وَالْحُلِيِّ، وَلَا يَخْلُو بِهِ غَيْرُ مَحْرَمٍ) وَإِنْ قَبَّلَهُ رَجُلٌ ثَبَتَتْ حُرْمَةُ الْمُصَاهَرَةِ...وَلَا يُسَافِرُ بِغَيْرِ مَحْرَمٍ) لِاحْتِمَالِ أَنَّهُ امْرَأَةٌ". [30]

"اور خنثیٰ کے لئے ریشم اور زیور پہننا مکروہ ہے، اور نہ ہی کوئی نامحرم اس کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارے۔ اور اگر کسی مرد نے خنثیٰ کو بوسہ دیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی۔ اور خنثیٰ کسی نامحرم کے ساتھ سفر بھی نہ کرے کیونکہ یہ احتمال موجود ہے کہ وہ عورت ہو"۔

یہ مکروہ ہے کہ وہ ریشم یا زیور پہنے اور یہ حلال نہیں کہ وہ کسی نامحرم کے ساتھ خلوت کرے۔ اور اگر اس کا بوسہ کسی آدمی نے لیا تو حرمت مصاہرت ثابت ہو جائے گی... اور وہ کسی نامحرم کے ساتھ سفر نہ کرے کیونکہ یہ احتمال ہے کہ وہ عورت ہے۔

امام سرخسی فرماتے ہیں:

"وأكره أن يخلو به من ليس بمحرم له من رجل أو امرأة". [31]

"اور میں یہ بات ناپسند کرتا ہوں کہ کوئی ایسا شخص خنثیٰ کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارے جو اس کا محرم نہ ہو، مرد ہو یا عورت"۔

امام سرخسی فرماتے ہیں:

"وقال محمد: يلبس لباس المرأة؛ لأنه أقرب إلى الستر". [32]

"امام محمد فرماتے ہیں کہ خنثیٰ عورت والا لباس پہنے گا کیونکہ عورت کا لباس ستر کے زیادہ قریب ہے"۔

۷۔ خود کو مرد یا عورت کہنا

"وإِنْ قَالَ الْخُنْثَى: أَنَا رَجُلٌ، أَوْ قَالَ: أَنَا امْرَأَةٌ، لَمْ يُقْبَلْ قَوْلُهُ إنْ كَانَ قَدْ عَلِمَ أَنَّهُ مُشْكِلٌ؛ لِأَنَّهُ يُحَارِفُ عَمَّا يُخْبِرُ بِهِ عَنْ نَفْسِهِ... وَيُكْرَهُ أَنْ تَجَسَّسَهُ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ وَيَسْتَبِينَ أَمْرُهُ". [33]

"اور اگر خنثیٰ نے یہ کہا "میں مرد ہوں"، یا یہ کہا "میں عورت ہوں"، تو اگر اسے یہ معلوم بھی ہے کہ وہ خنثیٰ مشکل ہے تو اس کی بات قبول نہیں کی جائے گی؛ کیونکہ یہ اپنے بارے میں جو کچھ بتاتا ہے اسے توڑ مروڑ کر پیش کرتا ہے۔ اور کسی مرد یا عورت کا اس مخنث کی جاسوسی کرنا مکروہ ہے تاوقتیکہ وہ مخنث خود ہی بالغ ہو جائے اور اس کا معاملہ واضح ہو جائے"۔

اہم نکات

۱۔ ٹرانسجینڈر ایکٹ میں بشمول نام، تعریفات اور شرعی امور میں اس قدر تصادم ہے کہ اس ایکٹ کی تصحیح کے بجائے خنثیٰ اور مخنث کے حقوق کے نام سے ایک الگ بل متعارف کروایا جائے۔

۲۔ عموماً تمام ہی قانون سازیوں میں اس مخنث کو نظر انداز کیا گیا جو پیدائشی طور پر معذور رہے۔ لہذا قانون سازی میں مخنث کے حقوق کو پیش نظر رکھا جائے۔

۳۔ خنثیٰ اور دیگر سے متعلق انگریزی اصطلاحات کے بجائے فقہی اصطلاحات استعمال کی جائیں کیونکہ انگریزی اصطلاحات اپنے عرف اور مرور زمانہ سے بدلتی رہتی ہیں اس سے مسئلہ کی تفہیم میں پیچیدگی پیدا ہو سکتی ہے۔

۴۔ سینیٹر مشتاق اور دیگر نے جس میڈیکل بورڈ کی تجویز دی ہے اس میں علماء کو بھی شامل کیا جائے۔

۵۔ صنف اور جنس کے فرق کو ختم کرتے ہوئے تیسری جنس کے اسلامی تصور کی معدومیت کو قانون سازی میں واضح کیا جائے۔

۶۔ ذہنی بیماروں کو خلاف جنس مرد یا عورت قرار دینے کے بجائے ان کا علاج کروایا جائے۔ کیونکہ یہ ایک مرض ہے۔

۷۔ قانون سازی میں مردوں کو زبردستی عضو تناسل کاٹ کر خواجہ سرا بنانے پر سزا کے حوالہ سے قانون سازی کی جائے۔

۸۔ وہ والدین جو اس طرح کے کسی عذر میں مبتلا اپنی معذور اولاد کو بلا عذر شرعی گھر سے باہر نکال دیں ان کے لیے تعزیری سزا مقرر کی جائے۔

۹۔ ٹرانسجینڈرزم کے حق میں میڈیا پر ہونے والی تشہیر کے خلاف قانون سازی کی جائے کیونکہ اس سے معاشرے میں بے حیائی عام ہو رہی ہے۔

۱۰۔ ٹرانسجینڈر رولز میں تعریفات کے خلط ملط ہونے کے نتیجے میں جو شرعی قباحتیں لازم آ رہی ہیں ان کے پیش نظر ان رولز کو بھی ایکٹ کی طرح از سر نو مرتب کیا جائے۔

References - حوالہ جات

[1] Sarkhasi, Shams al-Aʾimma Muhammad ibn Ahmad. *Al-Mabsut.* Dar al-Maʿrifah, Beirut, 1st ed., 1993, vol. 30, p. 91

[2] Makhzumi, Abu al-Hajjaj Muhammad ibn Jabr Tabʿi Qurashi. *Tafsir Mujahid.* Dar al-Fikr al-Islami, Egypt,1st ed.,1989, p. 591.

[3] Tabari, Abu Jaʿfar Muhammad ibn Jarir. *Jamiʿ al-Bayan ʿan Taʾwil Ay al-Qurʾan.* Dar Hijr, 1st ed., 2001, vol. 20, p. 539

[4] Maturidi, Abu Mansur Muhammad ibn Muhammad. *Taʾwilat Ahl al-Sunnah.* Dar al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Beirut, 1st ed., 2005, vol. 9, p. 140.

[5] Maturidi, Abu Mansur Muhammad ibn Muhammad. *Taʾwilat Ahl al-Sunnah.* Dar al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Beirut, 1st ed., 2005, vol. 7, p. 551.

[6] Fakhr al-Din Razi, Abu ʿAbdullah Muhammad ibn ʿUmar. *Mafatih al-Ghayb.* Dar Ihyaʾ al-Turath al-ʿArabi, Beirut, 3rd ed., 1420 AH, vol. 23, p. 366.

[7] Jassas, Abu Bakr Ahmad ibn ʿAli Razi Hanafi. *Ahkam al-Qurʾan.* Dar al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Beirut, 1st ed., 1994, vol.3, p. 412.

[8] Ibn Kathir, Abu al-Fidaʾ Ismaʿil ibn ʿUmar al-Basri. *Tafsir al-Qurʾan al-ʿAzim.* Dar Tayyibah, 2nd ed., 1999, vol. 6, p. 48.

[9] Sarkhasi, Shams al-Aʾimma Muhammad ibn Ahmad. *Al-Mabsut.* Dar al-Maʿrifah, Beirut, 1st ed., 1993, vol. 10, p. 158.

[10] *Fiqah Council Resolutions and Recommendations.* International Islamic Fiqh Academy, 25th session, Jeddah, Saudi Arabia, 29 Rajab–3 Shaʿban 1444 AH / February 20–23, 2023, Resolution no. 251(13/25), pp. 24–25.

[11] *Topic 11: The Islamic Ruling on Abortion Due to Rape and Gender Change.* International Islamic Fiqh Academy, 25th session, Jeddah, Saudi Arabia, p. 65.

[12] *Topic 11: The Islamic Ruling on Abortion Due to Rape and Gender Change.* International Islamic Fiqh Academy, 25th session, Jeddah, Saudi Arabia, p. 66.

[13] ʿAyni, Abu Muhammad Badr al-Din Mahmud ibn Ahmad. *ʿUmdat al-Qari.* Dar Ihyaʾ al-Turath al-ʿArabi, Beirut, vol. 20, p. 215.

[14] Sarkhasi, Shams al-Aʾimma Muhammad ibn Ahmad. *Al-Mabsut.* Dar al-Maʿrifah, Beirut, 1st ed., 1993, vol. 10, p. 158.

[15] Jurjani, ʿAli ibn Muhammad Sayyid Sharif. *Kitab al-Taʿrifat.* Dar al-Fadilah, 1st ed., p. 89.

[16] Sarkhasi, Shams al-Aʾimma Muhammad ibn Ahmad. *Al-Mabsut.* Dar al-Maʿrifah, Beirut, 1st ed., 1993, vol. 30, p. 103.

[17] Zabidi, Abu Bakr ibn ʿAli Yamani. *Al-Jawharah al-Nayyirah.* Al-Matbaʿah al-Khayriyyah, 1st ed., 1322 AH, vol. 1, p. 357.

[18] Nawawi, Abu Zakariya Yahya ibn Sharaf al-Shafiʿi. *Al-Majmuʿ Sharh al-Muhadhdhab.* Dar al-Fikr, Beirut, vol. 2, p. 46.

[19] Sarkhasi, Shams al-Aʾimma Muhammad ibn Ahmad. *Al-Mabsut.* Dar al-Maʿrifah, Beirut, 1st ed., 1993, vol. 30, p. 92.

[20] Ibn Mazah Hanafi, Abu al-Maʿali Burhan al-Din Mahmud ibn Ahmad Bukhari. *Al-Muhit al-Burhani.* Dar al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Beirut, 1st ed., 2004, vol. 1, p. 59.

[21] Marghinani, Abu al-Hasan ʿAli ibn Abu Bakr Farghani. *Al-Hidayah.* Dar Ihyaʾ al-Turath al-ʿArabi, Beirut, vol. 4, p. 546.

[22] Sarkhasi, Shams al-Aʾimma Muhammad ibn Ahmad. *Al-Mabsut.* Dar al-Maʿrifah, Beirut, 1st ed., 1993, vol. 30, p. 92.

[23] Ibn ʿAbidin al-Shami, Muhammad Amin ibn ʿUmar al-Dimashqi Hanafi. *Radd al-Muhtar ʿala al-Durr al-Mukhtar.* Dar al-Fikr, Beirut, 2nd ed., 1966, vol. 1, p. 167.

[24] Haskafi, ʿAlaʾ al-Din Muhammad ibn ʿAli. *Al-Durr al-Mukhtar Sharh Tanwir al-Absar.* Dar al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Beirut, 1st ed., 2002, p. 751.

[25] Sarkhasi, Shams al-Aʾimma Muhammad ibn Ahmad. *Al-Mabsut.* Dar al-Maʿrifah, Beirut, 1st ed., 1993, vol. 30, p. 107.

[26] Sarkhasi, Shams al-Aʾimma Muhammad ibn Ahmad. *Al-Mabsut.* Dar al-Maʿrifah, Beirut, 1st ed., 1993, vol. 30, p. 106.

[27] Ibn ʿAbidin al-Shami, Muhammad Amin ibn ʿUmar al-Dimashqi Hanafi. *Radd al-Muhtar ʿala al-Durr al-Mukhtar.* Dar al-Fikr, Beirut, 2nd ed., 1966, vol. 1, p. 573.

[28] Sarkhasi, Shams al-Aʾimma Muhammad ibn Ahmad. *Al-Mabsut.* Dar al-Maʿrifah, Beirut, 1st ed., 1993, vol. 30, p. 107.

[29] Ibn Nujaym, Zayn al-Din ibn Ibrahim. *Al-Bahr al-Raʾiq.* Dar al-Kitab al-Islami, 2nd ed., vol. 3, p. 83.

[30] Haskafi, ʿAlaʾ al-Din Muhammad ibn ʿAli. *Al-Durr al-Mukhtar Sharh Tanwir al-Absar.* Dar al-Kutub al-ʿIlmiyyah, Beirut, 1st ed., 2002, p. 751.

[31] Sarkhasi, Shams al-Aʾimma Muhammad ibn Ahmad. *Al-Mabsut.* Dar al-Maʿrifah, Beirut, 1st ed., 1993, vol. 30, p. 108.

[32] Sarkhasi, Shams al-Aʾimma Muhammad ibn Ahmad. *Al-Mabsut.* Dar al-Maʿrifah, Beirut, 1st ed., 1993, vol. 30, p. 106.

[33] Sarkhasi, Shams al-Aʾimma Muhammad ibn Ahmad. *Al-Mabsut.* Dar al-Maʿrifah, Beirut, 1st ed., 1993, vol. 30, p. 110.